CamScanner

عید سعید عید سعید عید سعید عید سعید عید سعید عید سعید عید سعید

باندھ لیں ہاتھ پہ سینے پہ سجا لیں تم کو
جی میں آتا ہے کہ تعویز بنالیں تم کو
اب تو بس ایک ہی خواہش ہے کسی موڑ پر تم
ہم کو بکھرے ہوئے مل جاؤ، سنبھالیں تم کو

NOVELS JAHAN.COM

نیم تاریکی میں ڈوبی سیڑھیاں طے کرتی وہ اپنے فلور تک پہنچی تھی۔ غنیمت تھا کہ فلیٹ کا دروازہ کھلا ہوا تھا، کچن میں مصروف اریج پر نگاہ ڈالتی وہ کمرے میں داخل ہوئی جہاں تخت پر تسبیح پڑھتی عذرا نے کچھ تشویش سے اس کے تھکے ہوئے چہرے کو دیکھا۔

"آج کافی دیر ہوگئی تمہیں۔ یزدان بھی ابھی تک نہیں آیا، مغرب کا وقت سر پر آ گیا ہے۔"

"ٹریفک جام ہے، پھنسے ہوں گے وہ بھی کہیں۔" چادر طے کرتی وہ اریج کی طرف متوجہ ہوئی۔

"بجیا...... چھٹیاں مل گئیں آپ کو؟"

"ہاں...... ڈاکٹر صاحب حیران تھے کہ اچانک اتنی چھٹیوں کی ضرورت مجھے کیوں پیش آ گئی۔" پانی کا گلاس اریج سے لیتی وہ بتا رہی تھی۔

"بس جس مقصد سے تم اور یزدان جا رہے ہو وہ پورا ہوجائے...... اس کے بعد تو میں ذرا دیر نہیں کروں گی تمہاری اور یزدان کی شادی میں......"

"امی! اللہ کے لیے بخش دیں ان کو میری شادی ان سے نہیں ہوسکتی، سمجھا سمجھا کر تھک گئی ہوں۔"

"مجھے کچھ مت سمجھاؤ، ہوگا وہی جو اللہ بخشے میری بہن کی خواہش تھی۔" عذرا نے بھی ناگواری سے اس کی بات کاٹی۔

"یتیم بھانجے کو اپنے سائے میں لینے کا کیا یہ مطلب ہے کہ اس پر گھر کی ذمہ داریاں بھی ڈال دو اور آخر میں اپنی بیٹی کو بھی اس کے گلے کا طوق بنا ڈالو......" جل بھن کر بولتے ہوئے اس نے اندر آتے یزدان کو دیکھا تھا۔

"کون، کس کے گلے کا طوق بن رہا ہے......؟" کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس نے حیران سوالیہ نظروں سے اریج کے مسکراتے چہرے کو دیکھا تھا۔

"آج امی نے پھر باجی کے شادی والے زخم پر آپ کے نام کا نمک چھڑک دیا ہے۔" اریج نے بتایا۔

"آپ بھی پھر سن لیں، میں نہیں کروں گی آپ سے شادی واد......" یزدان کے مسکرانے پر وہ بھڑک کر بولتی کمرے سے نکل گئی۔

"بھائی...... یہ جملہ آپ اتنی بار سن چکے ہیں کہ ورلڈ ریکارڈ بن سکتا ہے۔" اریج نے ہنستے ہوئے کہا۔

"خالہ امی...... آپ کو بھی اس معاملے پر اس سے الجھنا ضروری ہے۔" وہ خشمگیں لہجے میں بولا۔

"اے چھوڑو اسے بولنے دو جو بولتی ہے، تم ہاتھ منہ دھو آؤ، اریج جاؤ بھائی کے لیے چائے، کھانے کا بندوبست کرو۔" عذرا کی ہدایت پر اریج کمرے سے نکل گئی۔

☆

"بھائی یہ ڈائری آپ پکڑیں اور حساب کتاب کی مشین مجھے دیں، بار بار گڑبڑ کررہے ہیں۔" یزدان سے کیلولیٹر لیتی وہ بولی۔

"بینک میں جاب مجھے چنے کھاتے ہوئے ملی تھی جیسے۔" یزدان کے خشمگیں لہجے پر وہ بمشکل مسکراہٹ دبا سکی تھی۔

"سال پر سال گزر گئے، ویسے تو کبھی تمہارے تایاؤں نے پلٹ کر پوچھا تک نہیں، اب اچانک فون پر بیٹی کے نکاح کی دعوت کیسے دے دی؟" ان دونوں کو حساب کتاب میں مگن دیکھ کر بھی عذرا بولے بغیر نہ رہ سکیں۔

"خون کے رشتوں میں جوش آ ہی جاتا ہے۔ ہمارا بنیادی مقصد وہاں جانے کا صرف اور صرف ایک ذاتی گھر کا حصول ہے۔" یزدان مصروف انداز میں بولا۔

"امی...... بھائی کے دونوں تایاؤں کی اور بیٹیاں بھی ہیں

"لہٰذا کوئی گڑبڑ ہی نہ ہوجائے۔" اریج نے نیا شوشہ چھوڑا۔

"کلیجے چبا جاؤں گی اگر اس نیت سے کسی نے میرے بیٹے پر نظر بھی رکھی۔" عذرا بگڑ کر بولیں۔

"تمہارے پاس صور پھونکنے کے سوا کوئی کام نہیں۔" یزدان نے ناگواری سے کھلکھلا کر ہنستی اریج کو گھورا۔

"الویرہ.....تم ساتھ جارہی ہوتو ذرا دھیان رکھنا ارد گرد کے لوگوں کا۔" عذرا کی تاکید پر اس کے تیور بگڑے۔

"بھائی اُٹھیں یہاں سے ورنہ صبح ہوجائے گی ہمارا احساب کتاب نہیں ہونے والا۔" تلملا کر اٹھتی وہ یزدان کو بھی ساتھ کھینچ لے گئی تھی۔

"کمبخت کی عقل گھاس چرنے گئی ہے' نکل گیا ہاتھ سے تو سرپلز کردے گی۔" عذرا بڑبڑا کر رہ گئی تھیں۔

☆

تقریباً تین گھنٹے کا سفر تھا جس کے لیے یزدان نے کار بک کروالی تھی جب ان کا سفر شروع ہوا۔

"میری کوشش ہوگی کہ چار پانچ دن میں ہی ہمارا کام ہوجائے ورنہ مجھے خالہ امی کی فکر رہے گی۔"

"پریشان مت ہوں' اریج اور اریب ہیں ان کا خیال رکھنے کے لیے' امینہ اور افروز بھی روز آتی جاتی رہیں گی۔" یزدان کی تشویش پر اس نے تسلی دی۔

"ویسے یہ زبردست اتفاق ہوا کہ دعوت دینے کے لیے آپ کے تایا نے فون کیا اور آپ نے گھر خریدنے کا ذکر ان سے کردیا' یہ بھی غنیمت ہوا کہ ہمیں بروقت چھٹیاں بھی مل گئیں' یہ فرصت بھی اب ملی ورنہ پچھلے آٹھ' نو سالوں سے ہم مشین بن کر رہ گئے تھے۔"

"ہاں' اب اسی بہانے تمہیں تھوڑا آرام کرنے کا اور شہر سے باہر نکلنے کا موقع مل گیا۔" یزدان کے کہنے پر وہ اثبات میں سر کو حرکت دیتی باہر بھاگتے مناظر دیکھنے لگی۔

یزدان کے تایا کا گھر توقع سے زیادہ بھرا بھرا نکلا' ایسا یوں بھی تھا کہ دو دن بعد یہاں نکاح کی تقریب تھی' دلہا دلہن ایک ہی گھر کے تھے یعنی یزدان کے بڑے تایا کی بیٹی کا نکاح چھوٹے تایا کے بیٹے سے ہونے جارہا تھا۔

الویرہ کو اپنا اور یزدان کا استقبال بس نارمل ہی لگا کیونکہ بہت سے مہمان پہلے ہی وہاں قیام پذیر تھے' اس افراتفری کے ماحول میں یزدان ہی سب سے ملنساری کے مظاہرے کرسکتا تھا' الویرہ پر تو پہلے ہی سفر کی تھکن حاوی ہوچکی تھی' سر درد سے پھٹنے لگا تھا' جانے کتنی دیر بعد کہیں جاکر یزدان کے چھوٹے تایا کو خیال آہی گیا کہ ان دونوں کو فریش ہونے کے ساتھ چائے پانی کی بھی ضرورت ہے' چھوٹے تایا کے پورشن میں قدرے سکون تھا۔ ہاتھ منہ دھو کر جب وہ ڈرائنگ روم میں واپس آئی تو چھوٹے تایا کی بیگم بھی یزدان سے باتوں میں مصروف نظر آئیں۔

الویرہ کو امید نہیں تھی کہ چائے کا دیدار جلدی ہوگا مگر وہ جو بھی تھی چائے کے لوازمات ٹرالی میں سجائے اندر آئی الویرہ کی تمام کوفت کو دور کرگئی تھی اور شاید یہ پہلی ایسی شخصیت تھی جسے دیکھ کر الویرہ کو اپنائیت کا احساس ہوا تھا۔ نرم آواز میں سلام کرتی وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ الویرہ کی طرف بھی متوجہ ہوئی تھی۔

"یہ رودابہ ہے تمہاری نزہت پھوپھو کی بیٹی۔" چھوٹے تایا کے تعارف کروانے پر یزدان نے چونک کر اسے دیکھا تھا جو چائے نکالتی یوں سر جھکائے ہوئے تھی جیسے یہ تعارف نہیں اس کا جرم ہو۔

"شادی کے تین سال بعد بیوہ ہوگئی تھی' ایک بیٹی بھی ہے۔" چھوٹی تائی بیزار لہجے میں بتارہی تھیں جبکہ یزدان کو شاک لگا تھا کیونکہ پہلے وہ بے خبر تھا' رودابہ کے سرخ چہرے کو دیکھتے ہوئے الویرہ فوراً اٹھی اور چائے کے کپ اس سے لے کر سب کو دیئے تھے۔

"تم نیچے جاؤ' ہزاروں کام پڑے ہیں۔ بھابی پہلے ہی غصے میں ہیں۔" چھوٹی تائی کے حکم پر رودابہ فوراً وہاں سے چلی گئی تھی۔

یزدان کو آج ہی تایا کے ساتھ ڈیلر سے ملنے جانا تھا' لہٰذا چائے کے بعد وہ جاتے ہوئے اسے آرام کرنے کی تاکید کرگیا تھا۔ آرام سے چائے کے مزید ایک کپ کے ساتھ اس نے شامی کباب' سینڈوچ وغیرہ رغبت سے کھائے تھے کہ بھوک سے برا حال تھا اور پھر اسے اندازہ تھا کہ رات کا کھانا بھی یہاں وقت پر ملنے کے کوئی امکانات نہیں۔" سر درد کی ٹیبلیٹ کھا کر اس نے فون پر عذرا سے بات کرکے یہاں کی ساری تفصیل بتائی تھی پھر وہیں صوفے پر لیٹنے کا سوچ رہی تھی جب رودابہ کی دوبارہ آمد ہوئی۔

"کسی چیز کی ضرورت ہے؟" وہ مہربان سی مسکراہٹ کے ساتھ پوچھ رہی تھی۔

"نہیں' آپ نے بہت اچھی چائے تیار کی ہے' تین کپ

پی چکی ہوں۔ ساری تھکن اتر گئی۔"

"اوپر چھت پر میرا کمرہ ہے چاہو تو وہاں جا کر آرام کرلو دراصل مہمانوں کی وجہ سے صرف ڈرائنگ روم میں ہی جگہ رہ گئی ہے۔" وہ کچھ شرمندہ ہو کر بتا رہی تھی۔

"کوئی بات نہیں، فی الحال میں یہیں تھوڑا آرام کر لیتی ہوں۔"

"ٹھیک ہے، میں خیال رکھوں گی، کوئی ڈسٹرب کرنے نہیں آئے گا۔" مہربان سی مسکراہٹ کے ساتھ وہ لوٹ گئی تھی۔

☾.....☆.....☾

جانے کتنا وقت گزرنے کے بعد نیند ٹوٹی تھی، وال کلاک ایک بجا رہا تھا، سامنے والے صوفوں پر دو بچے سو رہے تھے جبکہ یزدان بھی اسے کارپٹ پر گہری نیند سویا نظر آیا، وہ ایسی بے خبر سوئی تھی کہ اسے یزدان کے واپس آنے کا بھی پتہ نہیں چلا۔ پانی کے چھینٹے چہرے پر مار کر وہ پانی پینے کے ارادے سے ڈرائنگ روم سے نکل کر ہال میں آئی تو کچھ تیز آوازوں نے اسے متوجہ کرلیا تھا، تجسس کے ساتھ وہ اس کمرے کی سمت بڑھی تھی، جس کا دروازہ تھوڑا کھلا ہوا تھا۔

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی اپنے بھائی کے ساتھ میری ثمرین کا نام جوڑنے کی.....؟ یہ جانتے ہوئے بھی کہ دو دن بعد سیف سے اس کا نکاح ہے۔" یزدان کی بڑی تائی کی گرجتی آواز وہ بخوبی پہچان گئی تھی۔

"ممانی..... یقین کریں، بھابی نے خود ذکر نکالا تھا، مجھے نہیں پتہ کہ ان کو کیسے خبر ہوئی کہ ثمرین اور کیہان کا رشتہ بچپن سے طے ہے۔"

"زیادہ صفائیاں دے کر معصوم مت بنو۔" بڑی تائی کی غصیلی آواز میں رودابہ کی آواز دب گئی تھی۔

"اگر ایسا کچھ تھا بھی تو مرنے والوں کے ساتھ ختم ہو گیا تھا۔ سیف لاکھوں میں ایک ہے تمہارا بھائی اس کے پیر کی دھول بھی نہیں، کیا مجھے نظر نہیں آ رہا کہ ہماری خوشیاں تمہیں انگاروں پر لوٹا رہی ہیں۔"

"رودابہ..... تمہیں شرم آنی چاہیے ایسے موقع پر دل کا زہر نکالتے ہوئے، تمہارا گھر اجڑ گیا تو کیا کسی اور کا بستے نہیں دیکھنا چاہتیں۔" یہ چھوٹی تائی کی آواز تھی۔

"ممانی..... سیف اور ثمرین مجھے اپنے بھائی، بہن سے زیادہ عزیز ہیں، ان کے لیے دل میں بغض رکھنے سے بہتر میں مرنا پسند کروں گی میں رباء کی قسم کھانے کو تیار ہوں، اس گھر کی خوشیوں میں خلل ڈالنے والی کوئی بات میری زبان سے نہ نکلی ہے نہ کبھی نکلے گی۔" رودابہ کی بھیگی آواز سنتے ہوئے الویرہ کو اس پر بے تحاشہ رحم آیا تھا۔ تب ہی اسے چونک کر ڈرائنگ روم کے باہر حیران کھڑے یزدان کی طرف متوجہ ہونا پڑا تھا۔ دبے قدموں وہ اس کی طرف بڑھ گئی تھی۔

"کوئی تمہیں دیکھ لیتا تو کیا سوچتا، بے وقوف۔" یزدان کے گھرکنے پر وہ خاموشی سے صوفے پر بیٹھ گئی۔

"اب کچھ بولو گی بھی۔"

"مجھے پورا یقین ہو گیا ہے کہ رودابہ کے ساتھ یہاں کوئی اچھا سلوک نہیں ہوتا۔" وہ تاسف سے بولی۔

"اب اس گھر کے معاملات میں مجھے یا تمہیں دخل دینے کا بھی تو حق نہیں ہے۔" اس سے تفصیل سن کر یزدان بولا۔

"آپ کم از کم رودابہ سے بات تو کر سکتے ہیں، کزن ہے وہ آپ کی، فرض بنتا ہے آپ کا......" ہلکی آواز میں بولتی وہ یزدان کے ساتھ ہی دروازے پر ہوتی دستک کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

"یہاں ڈرائنگ روم میں بھی دستک دینے کا رواج ہے؟" یزدان کے سوال پر وہ شرمندہ ہوئی جبکہ الویرہ نے مسکراتے ہوئے بغور اس کی سرخ آنکھوں اور ستے ہوئے چہرے کو دیکھا تھا۔

"ماموں نے منع کر دیا تھا کہ آپ دونوں کو سونے دیا جائے اس لیے کھانے کے وقت جگایا نہیں، اب یہیں آپ دونوں کے لیے کھانا لے آؤں؟"

"مجھے تو بالکل بھوک نہیں۔" الویرہ نے کہا۔

"مجھے اس وقت کافی کی ضرورت ہے اگر زحمت نہ ہو تو......" یزدان بولا۔

"میں ابھی آپ دونوں کے لیے کافی لے آتی ہوں۔"

"رودابہ...... اپنے لیے بھی لائیے گا، کچھ وقت ہمارے ساتھ بھی گزاریں۔" الویرہ نے کہا۔

"کیوں نہیں..... مگر اوپر رباء سو رہی ہے تو......" رودابہ جھجکتے ہوئے صاف انکار نہیں کر سکی تھی۔

"تو کوئی مسئلہ نہیں، ہم بھی اوپر ہی چلتے ہیں، کھلی فضا میں۔" الویرہ فوراً بولی۔

"وہ پہلے ہی ڈسٹرب ہے، اب تم اس وقت جا کر اس کے سر پر سوار ہو جاؤ گی۔" رودابہ کے جاتے ہی یزدان نے اسے گھرکا۔

☾.....☆.....☾

رودابہ کے کمرے سے نکلتی وہ کھلے آسمان کے نیچے کرسیوں کی طرف بڑھ آئی تھی تب ہی رودابہ کافی کے ساتھ آ پہنچی تھی۔
"آپ کی بیٹی بہت کیوٹ ہے۔" مگ رودابہ سے لیتے ہوئے وہ بولی۔
"رودابہ...... میں بہت شرمندہ ہوں کہ مجھے خبر ہی نہ ہوسکی تم پر کتنے سانحے گزر گئے' پہلے ابو اور پھر امی کے جانے کے بعد زندگی نے اتنا الجھائے رکھا کہ کسی اور طرف دیکھنے کا موقع ہی نہیں ملا۔" یزدان بولا۔
"آپ کا کوئی قصور نہیں' زندگی کسے نہیں الجھاتی۔" رودابہ بولی۔
"ابو کی طرح مغیث بھی روڈ ایکسیڈنٹ میں ہی......" رودابہ بات مکمل نہیں کرسکی تھی' چاند کی روشنی میں موتیوں کی صورت اس کی پلکوں پر چمکتا درد چھپ نہیں سکا تھا۔ "ابو کے بعد حالات ایسے دگرگوں ہوگئے کہ امی مجھے اور کیہان کو لے کر کہیں اور نہیں جاسکی تھیں' کیہان کے لیے مشکل ہوگیا تھا یہاں رہنا' میری شادی کے بعد امی کی وجہ سے اسے یہاں آنا پڑتا تھا اور اب میری وجہ سے...... وہ نا سمجھ تھا تب بھی بہت خوددار تھا' زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتی' بس یہی کہہ سکتی ہوں کہ یہاں رہ کر وہ کچھ نہیں کر پا رہا تھا' وہ میرے لیے اور امی کے لیے کچھ کرنا چاہتا تھا' ہماری ذمہ داری خود اٹھانا چاہتا تھا' گھر سے دور رہ کر اس نے پڑھنے کے ساتھ ساتھ کام بھی کیا' یہاں تک کہ میری شادی کے اخراجات بھی اس نے ہی پورے کیے۔"
"رودابہ...... آپ کے بھائی سے ثمرین کا رشتہ طے تھا پہلے؟" الویرہ پوچھے بغیر نہ رہ سکی۔
"ہاں' ایسا ہی تھا بھی...... مگر جب اچھا وقت انسان سے روٹھ جائے تو نظریے' رویے' ارادے سب کچھ بدل جاتا ہے۔" رودابہ پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔
"نکاح میں شرکت کرے گا کیہان؟" یزدان نے پوچھا۔
"نہیں' وہ اتنا اہم نہیں کہ اس گھر کی خوشیوں میں اسے یاد کیا جائے۔ میں اسے آنے کے لیے کہوں گی' آپ سے ملاقات ہوجائے گی اس کی۔" رودابہ کے کہنے پر یزدان نے تائید میں سر ہلایا۔

☆

دوسرے دن وہ سب کے درمیان رہتے ہوئے کافی گہرائی سے اس گھر میں رودابہ کی اہمیت اور مقام کو جانچتی رہی تھی اور جو کچھ وہ دیکھ رہی تھی وہ خاصا مایوس کن تھا' کاموں میں مصروف رودابہ کے پاس اتنا وقت بھی نہیں تھا کہ اوپر جاکر اپنی بیٹی کی خبر لے سکے' دوپہر میں کھانے کے بعد الویرہ نے ہی اسے یاد دلایا تھا کہ رباہ بھوکی ہوگی' کچن میں اس کی مصروفیات دیکھ کر الویرہ نے خود رباہ کو کھانا کھلانے کی ذمہ داری لے لی تھی' چھت پر پھیلی وحشت ناک خاموشی میں بند کمرے میں اپنے کھلونوں سے کھیلتی اس معصوم بچی پر جہاں اسے ترس آیا وہیں رودابہ پر غصہ بھی آیا تھا۔
"ایسی کیا مجبوری ہے جو آپ ایسے تلخ اور گھٹن زدہ ماحول میں یوں اپنی بے قدری کروا رہی ہیں' ان سب کی خدمتیں کرکے بھی آپ رباہ کو صحت مند ماحول نہیں دے پا رہیں' بند کمرے کی تنہائی میں اس کی پوری شخصیت بگڑ جائے گی' آپ کے بھائی کو بھی توفیق نہیں کہ آپ کو اور رباہ کو یہاں سے لے جائیں۔" رات میں یزدان کی موجودگی میں اسے یہ سب کہنے کا موقع ملا تھا۔
"کیہان کا قصور نہیں' وہ تو بہت پہلے سے مجھے یہاں سے لے جانے پر بضد ہے ابو کے گزر جانے کے بعد اس نے بہت مصائب اور سختیاں جھیلی ہیں میں اس کی مشکلات کا سبب نہیں بننا چاہتی' بس اسے خوش اور آباد دیکھنا چاہتی ہوں' اپنا اور رباہ کا بوجھ اس پر نہیں ڈالنا چاہتی...... اور پھر یہاں سے جاکر میں احسان فراموش کا طعنہ بھی نہیں سن سکتی۔" رودابہ بولی۔
"تمہارے لیے تمہارے بھائی اور بیٹی سے بڑھ کر کچھ اہم نہیں ہونا چاہیے' تم کیہان پر بوجھ نہیں بلکہ اس کی ذمہ داری ہو' میں نے اور الویرہ نے بھی بہت کٹھن وقت گزارا' ہم نے بھی نو عمری سے سختیوں کا سامنا کیا' آج بھی ہم بہن بھائی آپس میں ایک دوسرے کی مشکلیں بانٹتے ہیں' ان کا حل نکالتے ہیں' اپنائیت کا احساس بڑھتا ہے' یہ رشتے یونہی مقدس نہیں ٹھہرائے گئے ہیں...... بہرحال تمہیں کیہان کی بات مان کر یہاں سے چلے جانا چاہیے کیونکہ اس کا امیج بھی یہاں خراب ہونے کی ذمہ داری تم پر عائد ہو رہی ہے...... باقی تم خود سمجھدار ہو۔" یزدان بات ختم کرنے والے انداز میں بولا۔
"بھائی...... ہمارے کام کا کیا ہوا؟ گھر ملنے کے آثار ہیں یا نہیں؟" الویرہ نے موضوع بدلا۔
"فی الحال کوئی آثار نہیں۔" یزدان کے جواب نے اسے مایوس کیا۔

CamScanner

"آپ کیہان سے گھر کے سلسلے میں بات کریں وہ یقیناً یہ مسئلہ حل کروا دے گا۔" رودابہ کے پُر یقین لہجے پر الویرہ کی مایوسی دور ہوئی۔

"آپ ان کا نمبر بولیں جلدی' بھائی ابھی ان سے بات کریں گے۔" الویرہ کی عجلت پر رودابہ مسکرا دی۔

بقعۂ نور بنے سبزہ زار میں' خوشبوؤں سے مہکتے پُر رونق ماحول میں وہ نسبتاً خاموش گوشے میں بیٹھی تھی' جانے کیوں یہاں آتے ہی سر بھاری اور طبیعت بوجھل ہوگئی تھی' رودابہ اپنی بچی کی ناساز طبیعت کی وجہ سے نہیں آسکی تھی' اس کی غیر موجودگی سے کسی کو فرق پڑنے والا بھی نہیں تھا' ثمرین بہت حسین لگ رہی تھی' رودابہ یہاں ہوتی تو ضرور غمزدہ ہوتی آخر اس نے بھی تو ثمرین کو اپنے بھائی کی دلہن کے روپ میں سوچا ہوگا' یہی بہتر تھا کہ وہ یہاں نہیں تھی' گہری سانس بھر کر اس نے دائیں طرف آرائشی آئینے کو دیکھا' اپنے سجے سنورے عکس کو دیکھتے ہوئے اسے یقین تھا کہ وہ بہت اچھی لگ رہی ہے' مگر اس سے کہیں زیادہ یقین اس تلخ حقیقت پر بھی تھا کہ چند سال بعد اس کا چہرہ بڑھتی عمر کی چغلی کھانے لگے گا' اس کے ارد گرد سناٹا سا پھیلتا جارہا تھا۔

"امی...... دونوں رشتے بہت اچھے ہیں' یزدان بھائی ٹھیک کہتے ہیں ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیے' افروز اور امینہ کم عمر ہیں لیکن بہت سمجھدار ہیں' رہی بات جہیز کی تو میرے لیے جو کچھ جمع کیا ہے آپ نے وہ سب افروز اور امینہ کو دے دیں' جو چیزیں کم ہیں ان کی لسٹ بنالیتے ہیں' اپنی استطاعت کے مطابق اچھا ہی کریں گے دونوں کے لیے۔" دور کہیں سے اسے اپنی آواز آتی سنائی دی۔

"الویرہ...... میں تمہارے جہیز کی کسی چیز کو تمہاری بہنوں کے حوالے کیسے کرسکتی ہوں...... تمہارے باپ نے کتنے ارمانوں سے ایک سے بڑھ کر ایک چیز جمع کی تھی' تم بہت چھوٹی تھیں' تب سے ہی' وہ دن رات ایک ہی آرزو کا اظہار کرتے تھے کہ تمہیں دلہن کے روپ میں دیکھیں۔"

"امی...... انسان جو سوچتا ہے اس کے پورا نہ ہونے میں بھی اللہ کی مصلحت ہوتی ہے' میں بڑی بہن ہوں' یہ اب میری ذمہ داری ہے کہ اپنے چھوٹوں کی فکر کروں' اللہ نے چاہا تو آپ کی دونوں بیٹیاں ایک ساتھ رخصت ہوں گی' ان کا گھر آباد ہوگا' وہ خوش رہیں گی تو ابو کی روح کو کتنا سکون ملے گا' آپ کو بھی اطمینان رہے گا مجھے ابھی جاب کرنی ہے' بھائی کے بوجھ کو ہلکا کرنا ہے' میری شادی کا معاملہ بھی اللہ پر چھوڑ دیں' جب وقت آئے گا تو ہو جائے گی۔"

اور وہ وقت ابھی تک نہیں آیا تھا' افروز اور امینہ تین' تین بچوں کی مائیں بن چکی تھیں۔ روزمرہ کے اخراجات' ہر ماہ کے بلوں' فلیٹ کے کرائے' نوکری ایسی کہ سانس لینے کی فرصت نہیں' اریج اور اریب کی پڑھائی کی فکر' اریج کی شادی کے ساتھ ساتھ ذاتی گھر کے لیے بھی پیسوں کی بچت' کمیٹیاں...... ان بے شمار جھمیلوں میں وقت دبے پاؤں گزرتا صرف اس کی ہی نہیں یزدان کی زندگی کے بھی سنہری ماہ و سال اپنے پروں میں چھپا کر گزر گیا...... خالی خالی نظروں سے خوش باش مسکراتے' چہکتے چہروں کو دیکھتے ہوئے ایک خواب گم گشتہ اس کی آنکھوں میں اترنے لگا...... ویسا ہی خواب جو کچی عمر میں کھلی اور بند آنکھوں سے دیکھتے رہنے کا دل چاہتا ہے...... وہی ایک خواب اتنے سال گزرنے کے بعد بھی اسی تراش خراش' اسی سحر اور اسی خمار کے ساتھ آنکھوں میں جاگتا تھا' عمر سولہ سال سے آگے بڑھتی رہی مگر سولہویں سال میں دیکھا گیا وہ خواب ہمیشہ کے لیے اس کی آنکھوں میں ٹھہر گیا تھا۔ ابھرتی تیز پکار پر اس نے چونک کر سر اٹھایا تھا۔

"کہاں گم ہو...... اور یہ آنکھیں سرخ کیوں ہورہی ہیں......؟" یزدان نے چونک کر تشویش سے پوچھا۔

"میرے سر میں شدید درد ہورہا ہے آپ بس مجھے گھر چھوڑ آئیں' وہاں رودابہ موجود ہیں۔" کچھ تھا اس کے لہجے اور چہرے کے تاثرات میں کہ یزدان نے مزید کوئی سوال نہیں کیا۔

اپنے کزن کی بائیک لے کر وہ الویرہ کو گھر واپس لے آیا تھا' اس کی طبیعت کی طرف سے وہ مطمئن نہیں تھا مگر الویرہ نے بہت اصرار کرکے اسے واپس تقریب میں بھیجا تھا۔ گیٹ ملازمہ نے کھولا تھا' گھر کے سناٹے میں اسے کچھ سکون سا ملا' بھاری فینسی ڈریس سے وہ جلد از جلد چھٹکارا چاہتی تھی' ڈرائنگ روم سے اپنا بیگ اٹھاتی وہ چھت پر رودابہ کے کمرے کی طرف چلی آئی تھی' وہ جانتی تھی کہ ربابہ سو رہی ہوگی۔

حتی المقدور اس نے کوئی آہٹ پیدا نہیں ہونے دی تھی' کمرے کی لائٹ آن تھی' رودابہ یقیناً نیچے کاموں میں مصروف تھی' اس سے سامنا نہیں ہوا تھا مگر وہ جانتی تھی۔ بیگ سے کاٹن

کا سوٹ نکالتے ہوئے اس نے کھڑے کھڑے سینڈلز بھی اتار دی تھیں' چینج کرنے سے پہلے اس نے ارادہ کیا تھا کہ آرائشی لوازمات اور میک اپ سے نجات حاصل کرے' ایرنگ اتارتی وہ واش روم کی طرف بڑھی تھی کہ یک دم واش روم کا دروازہ کھلا تھا' بری طرح جھجکتی وہ جہاں تھی وہیں ساکت رہ گئی تھی مگر اس کی آنکھیں پھٹ گئی تھیں' پیر من من بھر کے ہورہے تھے' جیب تحمل حواسوں کے ساتھ پیچھے ہٹتی وہ دروازے کی سمت دوڑی تھی' دروازہ چار قدم دور رہ گیا تھا جب دستک کے ساتھ باہر سے ابھرتی یزدان کی آواز اسے کسی نعمت سے کم نہیں لگ رہی تھی مگر اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ ڈور لاک تک پہنچتا' عقب سے ایک بھاری ہاتھ اس کے منہ پر جیسے جم گیا تھا' دوسرے ہاتھ کی سخت گرفت نے اس کے ڈور ناب تک جاتے ہاتھ کو روکا تھا' آہنی گرفت میں اس کا پھڑ پھڑاتا وجود دروازے سے دور ہوتا چلا گیا تھا' وحشت اور دہشت کے غلبے میں اس نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا خود کو آزاد کرنے کے لیے مگر...... اپنے گرد بڑھتی آہنی گرفت سے اسے اپنی ہڈیاں چٹختی محسوس ہورہی تھیں' دستک پھر ابھر رہی تھی' یزدان کی آواز پھر ابھری وہ تڑپی' مچلتی رہی تھی مگر منہ پر دھرے ہاتھ کو ذرا بھی نہ سرکا سکی تھی' ساری چیخیں حلق میں ہی دم توڑ رہی تھیں' دروازے پر خاموشی چھا گئی تھی' دروازہ اس کی وحشت سے پھٹی آنکھوں میں دھندلاتا چلا جارہا تھا' منہ پر جمے ہاتھ نے دم گھونٹ دیا تھا' شل ہوتے اعصاب اور سن ہوتے حواسوں کے درمیان اسے اپنے بالوں پر تیز گرم سانسیں ٹکراتی محسوس ہورہی تھیں' ایک آخری امید کے سہارے اس نے میٹھی نیند سوئی رباء کو دیکھنے کی کوشش کی تھی مگر آنکھوں کے سامنے تاریکی پھیلتی چلی گئی تھی۔

چند لمحوں تک وہ یونہی ساکت وجامد اپنی گرفت میں اس کے بے جان وجود کو سنبھالے گم صم رہا تھا پھر ذرا اور جو گرفت ڈھیلی کی تو سینے سے ڈھلک کر اس غافل وجود کی پشت اس کے بازو پر آ ٹھہری تھی' حواس باختہ نظروں سے اس اجنبی چہرے پر پھیلی اذیت اور بند پلکوں کو دیکھتے ہوئے وہ بالکل نہیں سمجھ پارہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہیے' ایسی صورت حال سامنے آئے گی' اس کے لیے وہ بھی ذہنی طور پر تیار نہیں تھا مگر اب فوری طور پر اسے اس بگڑی صورت حال کو سنبھالنا تھا' دروازے پر پھر کوئی آسکتا تھا یا رباء نیند سے جاگ سکتی تھی اور وہ ان دونوں چیزوں کا سامنا نہیں کرسکتا تھا۔ غافل وجود کو سنبھال کر اس نے وہیں نیچے چھوڑ دیا تھا دروازے کی سمت جاتا وہ بنا پلک جھپکے اسے دیکھتا رہا تھا پھر اس کی سانسوں کے زیروبم پر کچھ تسلی محسوس کرتا سرعت سے باہر نکل گیا تھا۔

☾......☆......☾

سماعتوں سے ٹکراتی مانوس آواز اسے بالآخر تاریکیوں سے کھینچ لے آئی تھی جبکہ اس کی کھلتی آنکھوں کو دیکھ کر رودابہ کی جان میں جان آئی تھی' چند لمحوں تک وہ خالی نظروں سے خود پر جھکے رودابہ کے چہرے کو دیکھتی رہی تھی اور پھر اس کے زانو سے سر اٹھا کر بیٹھتی وحشت زدہ نظروں سے کمرے کے چاروں طرف دیکھنے لگی۔

"الویرہ...... کچھ نہیں ہوا' تم بالکل ٹھیک ہو بس ڈر کر بے ہوش ہوگئی تھیں۔" اس کے بازو کو تھام کر رودابہ نے تسلی دی مگر اس نے جیسے کچھ سنا ہی نہ تھا' بیڈ پر سوئی رباء کو دیکھنے کے بعد اس نے دوبارہ کمرے میں نظریں دوڑائیں۔

"الویرہ...... تم ٹھیک ہو......؟ میں تم سے بات کررہی ہوں......" رودابہ نے اس کے چہرے کا رخ اپنی طرف کیا۔

"یہ پانی پی لو۔" رودابہ نے خود گلاس اس کے ہونٹوں سے لگانا چاہا مگر وہ دھیرے سے گلاس پرے ہٹا گئی۔

"میں نیچے جارہی ہوں۔" غائب دماغی سے بولتی وہ اٹھی بری طرح پریشان ہوکر رودابہ نے اسے دیکھا' جو اپنا دوپٹہ بیگ وغیرہ کچھ بھی ساتھ لیے بغیر یونہی کمرے سے نکل گئی تھی' اس کی ذہنی کیفیت کو سمجھتے ہوئے رودابہ کو فی الحال اسے مخاطب نہ کرنا ہی مناسب لگا تھا...... الویرہ کی چیزیں سمیٹ کر وہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی تو اس نے دیکھا' الویرہ چادر میں چھپی صوفے پر سکڑی ہوئی ہے' انجانے خوف سے رودابہ کا دل حلق میں آنے لگا تھا' بے اختیار آگے بڑھ کر اس نے چادر الویرہ کے چہرے سے ہٹائی' اس کا چہرہ انگاروں کی طرح دہکتا سرخ ہورہا تھا۔

"الویرہ...... مجھ سے بات کرو میرا دل ڈوبا جارہا ہے۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم سیدھی اوپر والے کمرے میں جاؤ گی ورنہ میں تمہیں بتادیتی کہ......"

"میرا سر درد سے پھٹ رہا ہے' مجھے کوئی ٹیبلیٹ دے دیں۔" اس کی کراہتی آواز پر رودابہ کی بات ادھوری رہ گئی۔

"میں ابھی تمہارے لیے گرم دودھ اور ٹیبلیٹ لے آتی ہوں' منٹوں میں درد غائب ہوجائے گا۔" اسے تسلی دیتی رودابہ سرعت سے باہر گئی۔

گہری خاموشی میں بس وال کلاک کی ٹِک ٹک ہی سنائی دے رہی تھی گرم کمبل میں الویرہ پتہ نہیں سوئی تھی یا جاگ رہی تھی اس کے روکنے کے باوجود رودابہ اس کا سر گود میں رکھ کر دھیرے دھیرے دباتی رہی تھی۔ اسی طرح جانے کتنا وقت گزر گیا ایک بار پھر وال کلاک میں وقت دیکھا سب کی گھر واپسی بھی وقت متوقع تھی...... گہری سانس بھرتے ہوئے چونک کر الویرہ کو دیکھا۔

"لیٹی رہو...... تمہیں آرام کی ضرورت ہے۔" رودابہ نے اشارے میں اسے روکنا چاہا مگر وہ اٹھ بیٹھی تھی۔ اس کی آنکھیں چہرہ متورم تھا' میری وجہ سے آپ پریشان ہوگئیں۔" بیڈ کی پشت سے سر ٹکائے وہ کمزور لہجے میں بولی۔

"بالکل نہیں...... مگر میں تم سے بہت شرمندہ ہوں۔ جب تمہیں یہاں چھوڑ گئے تب میرا تم سے سامنا نہیں ہوا' بعد یزدان واپس آئے تو تمہارے لیے ٹیبلیٹس اور جوس دے کر تمہاری طبیعت کی خرابی کا بھی بتایا...... پہلے وہ گئے مگر پھر واپس آ کر بتایا کہ تم شاید واش روم میں ہو' اس نہیں کھولا' وہ مجھے تمہارا خیال رکھنے کا کہہ کر واپس چلے مجھے اس وقت بھی اندازہ نہیں ہوا کہ تم ڈرائنگ روم میں نہیں کمرے میں ہو' بعد میں اوپر تمہارے پاس ہی جا رہی تھی سیڑھیوں پر کیہان مل گیا' وہ بہت پریشان اور گھبرایا ہوا تھا' تمہیں بے ہوش دیکھ کر میرے پیروں تلے سے بھی زمین نکل گئی۔" ایک پل کو رک کر رودابہ نے بغور اسے دیکھا تھا۔ جو بالکل چپ تھی۔ "اس نے بتایا کہ دروازہ اندر سے بند تھا' تمہیں خوف زدہ دیکھ کر اور پھر دروازے کے باہر اس کی موجودگی پر وہ گھبرا گیا تھا' یزدان وہاں نہ ہوتے تو وہ زبردستی روکنے کی کوشش نہ کرتا تم سے پہلے ہی کمرے سے نکل جاتا' یزدان کیا بلکہ گھر کا کوئی بھی دوسرا شخص ایسی صورت میں سب سے پہلے اس کا ہی گریبان پکڑتا...... پہلے ہی بھائی کو یہاں کوئی اچھا نہیں سمجھتا' باوجود اس کے کہ آج تک اس نے یہاں کبھی پلٹ کر کسی کو جواب نہیں دیا' ہر ناجائز بات سر جھکا کر سنا...... پھر بھی اسے برا کہنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا جاتا...... تم سمجھ رہی ہو' میری بات......؟ میں نے کیہان سے کہا ہے کہ وہ خود تم سے معذرت کرے۔"

"نہیں...... اس کی ضرورت نہیں' وہ سب انجانے میں ہوا' بھول جائیے اس بات کو......" جس طرح فق ہوتے چہرے کے ساتھ اس نے فوراً انکار کیا تھا رودابہ کو اندازہ ہوگیا کہ وہ اس ذکر سے بھی گریزاں ہے' شاید وہ اس بارے میں رودابہ کی باتیں بھی مجبوراً سن رہی تھی۔

"ٹھیک ہے لیکن پھر بھی میں کیہان کی طرف سے تم سے معافی مانگتی ہوں' بس تم یزدان کو اس بارے میں کچھ نہ بتانا...... پتہ نہیں وہ کیا سوچیں۔" رودابہ کے التجائی لہجے پر اس کی جانب دیکھے بغیر ہی وہ اثبات میں سر ہلاتی چپ رہی تھی جبکہ رودابہ اندر داخل ہوتے یزدان کی طرف متوجہ ہوگئی تھی۔

"آپ پریشان مت ہوں' صبح تک بخار بالکل ٹھیک ہوجائے گا۔" یزدان کی تشویش اور سوالوں کی بوچھاڑ سے الویرہ کو بیزار ہوتے دیکھ کر رودابہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے رودابہ...... تم نہیں جانتیں' یہ میری بیٹری ہے اس میں گڑبڑ ہوتی ہے تو میں ڈاؤن ہوجاتا ہوں۔"

"بہت خوش نصیب ہیں آپ کہ اتنی قیمتی اور پیاری بیٹری ہے آپ کے پاس۔" یزدان کو مخاطب کرکے اس نے الویرہ کو دیکھا۔ "ویسے آج تم بہت پیاری لگ رہی تھیں' شاید میری ہی نظر لگ گئی۔" رودابہ کے کہنے پر وہ غائب دماغی سے بمشکل مسکرائی جبکہ اس کے مسکراتے چہرے نے رودابہ کو کچھ پُرسکون کیا تھا۔

"گھر کے سلسلے میں کیہان آپ سے ملنے آیا ہے' اوپر ہی ہے۔" رودابہ نے یزدان کو اطلاع دی۔

"تم یہ مجھے اب بتا رہی ہو۔" یزدان کے خشمگیں لہجے پر رودابہ شرمندہ ہوئی۔

☾......☆......☾

اس جنگل میں بکھری برف کا عالم عجیب پُرفسوں تھا' اس پُرسکوت یخ بستہ جنگل میں وہ خود کو دیکھ رہی تھی' برف پر گھسٹتی جاتی' سرخ لہو رنگ ریشمی پھولی فراک کو وہ چٹکیوں میں سنبھالے سفید درختوں کے درمیان سے گزر رہی تھی' اس کے سیاہ بال شانوں اور بازوؤں کو چھپائے ہوئے تھے' سر پر نازک سا سنہری تاج جگمگا رہا تھا۔ تنہائی اور سناٹوں سے بے نیاز وہ برف سے ڈھکے اس سفید جنگل کے اونچے نیچے راستوں اور جھاڑیوں کو پھلانگتی بالآخر اس جھیل تک پہنچی تھی جس میں حد نظر تک جمی برف کے چھوٹے بڑے تودے تیرتے نظر آرہے تھے' گہری سانسوں کے درمیان اس کے چہرے پر بڑھتی چمک سے لگ رہا تھا کہ یہی منزل مقصود ہے یا پھر منزل کا راستہ......

نظر اٹھا کر اس نے گہرے نیلگوں آسمان پر پوری آب و تاب سے چمکتے چاند کو دیکھا تھا' اتنا بڑا اور روشن چاند اس کی آنکھوں کو خیرہ کر گیا تھا۔ تب خاموش یخ بستہ فضا میں پھڑ پھڑاہٹ سی گونجی تھی' اس کی کشادہ چمکتی آنکھیں آسمان پر اس جانب جم گئی تھیں جہاں سے ایک سفید براق گھوڑا اپنے بڑے بڑے پروں پر اڑتا اسی کی جانب آرہا تھا' چند قدموں کے فاصلے پر وہ شاندار خوب صورت گھوڑا ڈھیروں برف کی ہلکی تہہ میں چھپی زمین پر اترا تھا' مخصوص ہنہناہٹ کے ساتھ گھوڑا اپنے پچھلے پیروں پر اٹھا اور پھر اس کے سفید چمکتے پھڑ پھڑاتے پر شانت ہوگئے تھے' وہ یقیناً چمکتی دودھیا برف کی تراش سے بنا کوئی شہزادہ کوئی دیوتا تھا' جو بڑے باوقار' شاہانہ اطوار سے گھوڑے کی پشت سے اترتا اس کے سامنے آرکا تھا' سروقد' چاند کی کرنوں کو شرماتا' حسن تحیر زدہ تھا' عشق کا دیوتا اپنا سفید دودھیا ہاتھ پھیلائے منتظر تھا' وہ اپنے تحیر اور سحر سے نکل نہیں پارہی تھی' سفید لباس میں وہ سر سے پیر تک برف سے زیادہ سفید اور چاند کی کرنوں سے زیادہ دودھیا تھا' اس کے سفید چمکتے بالوں میں کہیں کہیں سنہری رنگ بھی دمک رہا تھا' اس کے چہرے کے نقوش کی تراش کے آگے سنگ مرمر کی تراش بھی ماند تھی مگر...... اس کی آنکھوں میں تیرتا گلابی پن' بے اختیار کر گیا تھا' پتہ ہی نہ چلا کس لمحے اس نے اپنا ہاتھ سفید چوڑی ہتھیلی پر رکھ دیا تھا۔ یاد رہا تھا تو بس اتنا کہ سفیدی مائل بھوری خمار پلکوں تلے چمکتی آنکھوں کی گلابی تیز ہوگئی تھی' اس کے بعد وہ دودھیا بانہوں کے حصار میں گھوڑے کی مخملی شفاف سفید پشت پر تھی' عشق کے سفید دودھیا دیوتا نے عقب سے اس کے لرزتے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے گھوڑے کی جگ مگ کرتی لگاموں کو بھی گرفت میں لیا تھا' بھاری پروں کے حرکت میں آتے ہی مشک و عنبر کی تیز خوشبو میں فضا کو معطر کر گئی تھیں۔ روئی کے اڑتے گالوں کی سی نزاکت سے گھوڑے نے اڑان بھری تھی' مہکتی فضا میں سکون ہی سکون تھا' خمار ہی خمار تھا' چاند قریب آتا جارہا تھا' اس کی آب و تاب بڑھتی جارہی تھی' اس کی آنکھیں چندھیانے لگی تھیں...... تیز کرنوں سے بچنے کے لیے اس نے اپنے بازو میں چہرہ چھپایا تھا کہ......

یک دم حلق سے ابھرتی کراہ کے ساتھ اس نے آنکھیں کھولی تھیں اور پھر دایاں بازو تھامے کراہوں کو دباتی اٹھ بیٹھی تھی' مگر اس کے باوجود اپنے بازو کو سہلاتی وہ اسی خواب کے زیر اثر اطراف کا جائزہ لے رہی تھی' سامنے والے صوفے پر یزدان کے تایا کا نوعمر پوتا سویا ہوا تھا' جبکہ یزدان کارپٹ پر محوِ خواب تھا' تھکے تھکے نڈھال انداز میں وہ دوبارہ صوفے پر ڈھے گئی تھی۔ اس کی گردن اکڑ گئی تھی' حلق درد کر رہا تھا۔ وہ کچھ سوچنا نہیں چاہتی تھی مگر...... آہنی گرفت کی اذیت اپنی بے بسی اور قابل رحم حالت کسی فلم کی طرح بار بار دماغ کی اسکرین پر چلتی مضطرب کرنے لگی تھی' دوبارہ غافل ہونے کی کوشش میں ناکام ہو کر اس نے وقت دیکھا' صبح کے آٹھ بج رہے تھے' رات میں یزدان اور روداب کے جانے کے بعد اسے پتہ ہی نہ چلا کہ کب یزدان واپس آیا۔ واش بیسن میں اپنے اترے چہرے کو دیکھتے ہوئے اسے سخت وحشت ہورہی تھی' کچھ الوہی ماورائی چیزیں خواب کی حد تک پرکشش لگتی ہیں' حقیقت میں سامنے آجائیں تو وحشت سے دور بھاگ جانے کا دل کرتا ہے۔ اسے اندازہ ہوا تھا کہ رات کی تقریب کی تھکن کے بعد گھر والوں کی صبح دوپہر تک ہی ہوگی سو چائے کی طلب میں اوپر کے ہی پورشن کے کچن میں چلی آئی تھی' چائے کا مگ اٹھائے وہ واپس آرہی تھی جب نگاہ چھت کی طرف سے نیچے آتی سیڑھیوں تک گئی تھی اگلے ہی پل مگ اس کے ہاتھ سے چھوٹا چھناکے کی بلند آواز کے ساتھ ٹوٹ کر بکھرا تھا۔ سیڑھیوں پر صرف کیھان ہی نہیں روداب بھی ساکت رہ گئی تھی' الویرہ سرعت سے پلٹتی واپس تیزی سے کچن کی طرف نکل گئی تھی۔ روداب فوری طور پر اس سے کچھ بول نہیں سکی تھی جو ایک خاموش نگاہ اس پر ڈالتا تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا تھا۔ بوجھل دل کے ساتھ روداب بکھری کرچیوں کی سمت بڑھ گئی تھی۔ ٹیبل کے گرد بیٹھی وہ پانی کے گھونٹ بھرتی کسی سوچ میں غرق تھی' جب روداب کچن میں داخل ہوئی تھی۔

"میں یہ سمیٹنے آرہی تھی' آپ نے کیوں......" شرمندہ ہوتی وہ روداب کے متوجہ نہ ہونے پر چپ سی ہوگئی تھی۔ سپاٹ چہرے کے ساتھ روداب نے کرچیاں ڈسٹ بن میں ڈال دی تھیں۔

"میں تمہارے لیے ناشتہ تیار کردیتی ہوں۔" الویرہ کی جانب دیکھے بغیر وہ مصروف انداز میں بولی۔

"نہیں' میں بس چائے لوں گی اور وہ میں خود بنالوں گی آپ رباء کے پاس جائیں۔" الویرہ کو کچھ محسوس ہوا تھا سو جھجکتے ہوئے بولتی اس کے قریب گئی مگر روداب نے جیسے سنا ہی نہیں تھا' چپ چاپ اس نے کیٹل میں چائے کا پانی چولہے پر رکھ دیا...... بغور اسے دیکھتے ہوئے جانے کیوں الویرہ کو شرمساری ہوئی تھی'۔

راس نے رودابہ کا ہاتھ تھام کراپنی طرف متوجہ کیا۔
"آپ کیوں رورہی ہیں...... ؟ مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے تا میں مگر اس طرح مت روئیں۔" رودابہ کے خاموش سوؤں نے اسے سخت پریشان کیا تھا۔
"نہیں، تم سے کوئی غلطی نہیں ہوئی...... میں بس تم سے یہ نا چاہتی ہوں کہ وہ میری اور تمہاری طرح ہی ایک انسان ہے ں دوسری مخلوق نہیں جو تم اس سے یوں ڈر گئیں۔" اپنے آنسو ف کرتی رودابہ گلوگیر لہجے میں بولی۔
"ایم سوری، آپ میری وجہ سے ہرٹ ہوئیں...... آپ یں نہیں، میں یوں بھی بہت شرمندہ ہوں دراصل رات جو ہوا ں سب کا خوف مجھ پر حاوی ہوگیا تھا، ورنہ میں جان بوجھ کر کسی و ہرٹ کرنے یا کسی کی انسلٹ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔" ہ نادم لہجے میں اتنا ہی بول سکی تھی۔
"ہاں، میں جانتی ہوں...... تم یقین کرو رات میں وہ تم سے یادہ ڈرا ہوا تھا، اس لیے نہیں کہ اس کی ذات پر انگلی اٹھائی جائے ی بلکہ اس لیے کہ میری زندگی یہاں اجیرن ہوجائے گی۔"
"جو ہوا اسے بھول جائیں، میری طرف سے اب آپ کو کوئی شکایت نہیں ہوگی۔" الویرہ کے پشیمان لہجے پر رودابہ نے اثبات میں سر ہلایا۔
"جب وہ پیدا ہوا تھا تو امی اسے دیکھ کر حیران پریشان تھیں ن کو یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ یہ سفید بچہ ان کی ہی اولاد ہے مگر س کے نقوش میں امی اور ابو دونوں کی جھلک تھی سو یقین کرنا پڑا۔ ڈاکٹر نے امی ابو کو مطمئن کیا تھا کہ وہ ایک صحت مند بچہ ہے ہر طرح سے نارمل ہے مگر پھر بھی ابو نے کئی اسپیشلسٹ سے کیہان کا چیک اپ کروایا، سب نے یہی جواب دیا کہ اس کا سفید ہونا نسل در نسل منتقل ہونے والی ایک جینیٹک کنڈیشن ہے جو اس میں بہت زیادہ نمایاں ہوگئی ہے، ڈاکٹرز نے کہا تھا کہ ضروری نہیں کہ اس کے بچے بھی وائٹ ہوں مگر اس کی نسل میں آگے کہیں جاکر پھر کوئی وائٹ ہوسکتا ہے، کیہان کی طرح یا اس سے کم۔" بات مکمل کرکے رودابہ نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھا۔
"اس رنگ کے ساتھ کیا ان کو کبھی پریشانی نہیں ہوئی ؟" الویرہ نے پوچھا۔
"کبھی بھی نہیں، وہ سب کی آنکھوں کا تارا تھا، سب اس سے پیار کرتے تھے، پہلی بار اسے دیکھ کر حیران ہونا تو فطری بات تھی، اب وہ عادی ہوچکا ہے، حیران نظریں اسے پریشان نہیں کرتیں۔ عادی تو اسے اور مجھے ان سخت حالات کا بھی ہونا پڑا تھا جو ابو کے بعد سامنے آئے۔" رودابہ مدھم لہجے میں بولتی چپ ہوئی۔
"ثمرین نے نکاح پر کوئی اعتراض نہیں کیا...... ؟ وہ بھی تو جانتی ہوگی کہ......" وہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکی مگر بات ادھوری چھوڑ دی۔
"اس کی مرضی سے ہوا ہے نکاح، کیہان کے ساتھ اس کا معاملہ تب ہی ختم کردیا گیا تھا شاید جب ابو دنیا سے گئے، ہمیں بعد میں اندازہ ہوا...... کیہان کا سفید ہونا کبھی اس کی ایک خاصیت تھی یہاں سب کی نظر میں...... مگر بعد میں اس کی یہی خاصیت اس کی خامی اور عیب بن گئی وہ ہمیشہ سے ہی کم گو تھا، بے سائبان ہوجانے کے بعد بالکل ہی گم صم اور خاموش ہوگیا تھا مگر رویوں سے وہ کس حد تک دل برداشتہ تھا اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ امی اور میری وجہ سے بھی وہ یہاں نہیں رک سکا۔" رودابہ کے خاموش ہونے پر وہ کچھ کہتے کہتے رک کر دروازے کی طرف متوجہ ہوئی، دستک کے بعد یزدان اندر داخل ہوا تھا۔
"نہیں میں بیٹھوں گا نہیں، نیچے جاکر بس سونا ہے، آج میری وجہ سے کیہان کا بھی حشر نشر ہوگیا ہے۔" رودابہ کے کافی پیش کرنے پر وہ بولا۔
"آپ یہ بتایئے کوئی گھر ملا؟" رودابہ نے پوچھا۔
"ہاں...... شکر ہے کیہان اور اس کے دوست اسفند نے ایک گھر نکال ہی لیا، بس پراپرٹی ڈیلر تک پہنچنے کے چکر میں اتنا وقت لگ گیا۔"
"مبارک ہو الویرہ......" رودابہ نے مسکراتے ہوئے اس کے چمک اٹھنے والے چہرے کو دیکھا۔
"اسفند، کیہان کا بچپن کا دوست ہے، ہر معاملے میں اسفند اور اس کی فیملی نے بہت سپورٹ کیا ہے اسے، مجھے پتہ تھا کہ کیہان کے ساتھ اسفند بھی اس کام میں شامل ہوگیا تو ضرور کچھ اچھا ہی ہوگا۔" رودابہ خوش ہوکر بولی۔
"ہاں اس چیز کے لیے تو میں ان دونوں کا بہت شکر گزار ہوں، اب آپ دونوں خواتین صبح ہی چلیں گی گھر دیکھنے تاکہ سب فائنل کرکے ہم واپس جائیں، باقی کاغذی کارروائی کیہان کے سر ڈال دی ہے میں نے۔" رکے بغیر بولتا وہ باہر نکل گیا۔

’’بھائی...... رکیں تو......‘‘ الویرہ اسے پکارتی بیڈ سے اتری۔

’’امی کو یہ خوش خبری دیتی ہوں لیکن پہلے ان سے پوچھ تو لوں گھر کیسا ہے کس جگہ ہے؟‘‘ الویرہ پُرجوش انداز میں رودابہ سے کہتی باہر بھاگی۔

......☆......

ٹیکسی میں طویل ہوتا سفر بھی اسے گھر کی خوشی میں بیزار نہ کرسکا تھا' بہرحال یزدان نے گھر سے فاصلہ کم رہ جانے کی نوید دے دی تھی۔ وہ ایک طویل کشادہ سڑک تھی جس کے دونوں جانب وسیع وعریض میدان تھے۔ دائیں جانب اس میدان کے وسط میں ایک بہت خوب صورت سرخ ڈھلوانی چھت والا گھر نظر آرہا تھا۔

’’تمہیں وہ گھر اچھا لگ رہا ہے؟‘‘ رودابہ نے اس کی محویت محسوس کرکے پوچھا۔

’’بہت زیادہ' دور سے اتنا اچھا لگ رہا ہے تو قریب سے کتنا اچھا ہوگا۔‘‘ ٹیکسی اب بالکل سڑک پر اس گھر کے سامنے سے گزر رہی تھی۔

’’قریب سے بھی بہت اچھا ہے۔‘‘

’’آپ کو کیسے پتہ......؟‘‘ اس نے چونک کر رودابہ کو دیکھا۔

’’وہ گھر کیہان نے بنوایا ہے' یہ جب مکمل ہوا تھا تو سب سے پہلے وہ مجھے ہی یہاں لایا تھا۔‘‘ رودابہ نے مسکراتے ہوئے اس کے دنگ تاثرات کو دیکھا تھا۔

’’اسے یہ بھی بتاؤ کہ کیہان نے وہ گھر تمہارے لیے بنوایا ہے اور یہ بھی کہ اس نے قسم کھائی ہے کہ جب تک تم اس گھر میں جاکر اسے آباد نہیں کروگی تب تک وہ بھی اس گھر میں قدم نہیں رکھے گا۔‘‘ فرنٹ سیٹ پر موجود یزدان نے درمیان میں کہا۔

’’تمہاری ضد میں وہ بھی تمہاری طرح گھر ہوتے ہوئے بھی بےگھر رہے گا۔‘‘ کچھ تھا یزدان کے لہجے میں کہ رودابہ چپ رہ گئی تھی۔ جبکہ الویرہ کا دل چاہا تھا رودابہ کی عقل پر ماتم کرنے کو۔

آگے جاکر سڑک ایک دوسری سڑک سے مل گئی تھی' ٹیکسی دائیں یا بائیں جانب مڑنے کے بجائے سڑک کراس کرتی ایک بالکل نئے تعمیر شدہ گھر کے سامنے رک گئی تھی' گھر کے آگے کافی بڑا سا احاطہ تھا جس کی زمین کچی تھی' احاطہ کے گرد مضبوط لکڑی کا جنگلہ بنا ہوا تھا' جنگلے پر رنگ وروغن بھی تازہ دکھائی دے رہا تھا' یزدان کی اجازت ملنے کی دیر تھی رباء کا ہاتھ پکڑے وہ احاطہ عبور کرتی گھر کے اندر دوڑ گئی تھی' خوشی سے اس کا چیخنے کو دل کررہا تھا' گھر میں داخل ہوتے ہی ایک بڑا سا ہال تھا ہوادار اور روشن' ہال کے بعد اس نے رودابہ کی ہدایت پر پہلے کچن کا جائزہ لیا اور مطمئن ہوگئی تھی' پہلا کمرہ تو اسے اپنے لیے ہی پسند آ گیا تھا' ایک تو یہاں کی کھڑکیاں بہت بڑی بڑی سی تھیں اور دوسرے یہاں گھر کے عقب میں کھلنے والا دروازہ بھی نظر آرہا تھا' زندگی کے اتنے سال تنگ اور سیلن زدہ فلیٹ میں گزارنے کے بعد یہ خالی گھر اس کے لیے کسی محل سے کم نہیں تھا' کھڑکی سے ہٹتی وہ کھلے ہوئے عقبی دروازے کی سمت بڑھی تھی کہ یک دم جہاں تھی وہیں ساکت رہ گئی تھی' فون پر بات کرتا وہ باہر کے چند اسٹیپ طے کرتا اندر داخل ہوا تھا مگر سامنے پتھر کا مجسمہ بنی الویرہ پر نظر پڑتے ہی وہ ٹھٹک کر رکتا فون پر بات کرنا ہی بھول گیا تھا' دوسری جانب وہ اس کے رکتے ہی سرعت سے پلٹ کر باہر نکلتی چلی گئی تھی' سامنے سے آتے یزدان کو دیکھتے ہوئے وہ نہیں جان پائی اسے کیا ہوا بس وہ اس کے سینے سے سر لگائے سسکیاں بھرنے لگی تھی۔

’’کیا بےوقوفی ہے یہ الویرہ۔‘‘ یزدان نے پیار سے گھرکتے ہوئے سر پر چپت لگائی۔

’’الویرہ...... کیا ہوا...... یہ کیوں رو رہی ہے؟‘‘ رباء کو گود میں اٹھائے قریب آتی رودابہ نے یزدان سے بھی پوچھا۔

’’کچھ نہیں بس یہ خوشی کے آنسو ہیں' محترمہ حد سے زیادہ جذباتی ہیں۔‘‘ یزدان کے کہنے پر رودابہ نے مسکراتے ہوئے الویرہ کو اپنے ساتھ لگایا۔

’’ارے کیہان...... تم کب پہنچے؟‘‘ یزدان کی آواز سنتے ہوئے الویرہ نے سرعت سے مزید رخ پھیر کر آنکھیں خشک کی تھیں۔

’’میں ذرا اور کمرے دیکھ لوں۔‘‘ مدھم آواز میں رودابہ سے کہتی وہ ایک کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

’’ڈیلر بس آرہا ہے سب فائنل کردیتے ہیں۔‘‘ ہال کی جانب کھلتی کھڑکی کے قریب رکی وہ ساعتوں تک پہنچتی مدھم گھمبیر آواز سن رہی تھی۔

’’رودابہ...... میری بات کی ذرا بھی اہمیت ہے تمہارے نزدیک تو ہم سب کے یہاں شفٹ ہونے سے پہلے تم او کیہان اپنے گھر میں آ جاؤ' یہاں تم اور رباء ہم سب کے درمیان ہوگے' مجھے بھی تسلی رہے گی کہ یہاں میرے اپنے میرے

قریب ہیں۔" یزدان کی آواز اسے سنائی دے سکتی تھی' وہ سب بہت زیادہ فاصلے پر بھی نہیں تھے' دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے ذرا کھڑکی سے جھانکا' ہال کے ستون سے پشت ٹکائے وہ سینے پر ہاتھ باندھے یزدان کی بات سن رہا تھا' تیزی سے دھڑکتے دل کے باوجود الویرہ اپنی نگاہ نہ ہٹا سکی تھی مگر یک لخت اس کے کھڑکی کی جانب متوجہ ہونے پر وہ سانس لینا بھول گئی تھی۔ چوری پکڑی جانے پر وہ سرعت سے پیچھے ہوتی احاطے کی طرف کھلتی کھڑکی کی سمت آئی جب ہی رودابہ آ گئی۔

"ڈیلر آ گیا ہے' یزدان اس سے بات کرکے آ رہے ہیں' تب تک ہم ٹیکسی میں جا کر بیٹھتے ہیں۔" رودابہ کے کہنے پر وہ غائب دماغی سے سر ہلاتی اس کے ساتھ ہولی' ہال میں آتے ہوئے اس نے نظر اٹھا کر بھی کسی جانب نہیں دیکھا مگر بیرونی دروازے سے نکلنے تک دو نگاہوں کی تپش اسے بخوبی خود پر محسوس ہوگئی تھی۔

☆

رات کا جانے کون سا پہر تھا' چھت پر چلتے پنکھے سے نظر ہٹا کر اس نے گہری نیند سوئی اریج کو دیکھا اور پھر دوسری جانب کروٹ بدلتے ہوئے دیوار پر نظریں جما دی تھیں۔ واپس آئے پندرہ دن گزر گئے تھے' یزدان کے ٹرانسفر آرڈر آنے کے انتظار کے ساتھ ساتھ پیکنگ بھی جاری تھی۔ رودابہ سے صرف اس کا ہی نہیں اریج اور عذرا سے بھی رابطہ مستقل تھا' دو دن پہلے یزدان نے اطلاع دی تھی کہ رودابہ اپنے گھر جانے کے لیے تیار ہے اور آج رودابہ نے بھی تصدیق کردی تھی کہ کل وہ اور رباء گھر پہنچ جائیں گے' اس نے تلقین کی تھی وہ سب بھی جلد پہنچنے کی کوشش کریں ورنہ وہ بہت تنہائی محسوس کرے گی۔ یزدان بہت خوش تھا کہ رودابہ نے اس کی بات کو سمجھا اور عمل کیا' الویرہ نے اس کی خوشی کو بہت گہرائی سے محسوس کیا تھا...... مگر یہ غنیمت تھا کسی نے اس کی گم صم کیفیت اور خاموشی کو زیادہ محسوس نہیں کیا' پھر چونک کر اس نے اپنے فون کو دیکھا تھا' دل کی دھڑکن تھمتی چلی گئی تھی' اس نمبر سے روز ہی رباء اس سے باتیں کرتی تھی اور اسے پتہ تھا کہ یہ نمبر رودابہ کا نہیں ہے' وہ بالکل بھی حیران نہیں ہوئی جب کچھ دن پہلے اسے اسی نمبر سے خاموش کالز موصول ہونے لگیں' ہاں مگر اس کا دل ضرور حلق میں آ جاتا تھا' اس نے چاہا تھا کہ کال اگنور کردے مگر کسی انجانے جذبے کے زیر اثر اس نے آج پھر کال ریسیو کرلی تھی۔

"تھینکس......" گھمبیر خاموشی میں آج اچانک ابھرتی آواز نے اسے سن کردیا تھا۔

"میں جانتا ہوں آپ الویرہ ہیں' یہ بھی جانتا ہوں کہ میں بہت غیر اخلاقی حرکت کا مرتکب ہو رہا ہوں' مستقل اس وقت آپ کو پریشان کرکے...... آج بہت ہمت کرکے آپ کو مخاطب کیا ہے' مجھے غلط مت سمجھیے گا...... یہ کالز بس ایک بے اختیاری عمل ہے' شاید ایسا اس لیے ہے کہ مجھے آپ سے معذرت کرنے کا موقع نہیں ملا۔" رک رک کے جھجکتے بھاری لہجے میں اور بھی کچھ کہہ رہا تھا مگر وہ لرزتے ہاتھ سے رابطہ منقطع کرگئی تھی۔

☆

وہ ایک میچور' سمجھدار لڑکی ہے' وہ کیوں تم سے بھاگے گی' یا ڈرے گی' عجیب بات کرتے ہو تم۔" رودابہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"پتہ نہیں آپ نے ٹھیک طرح سے معذرت کی بھی تھی یا نہیں۔" سوئی ہوئی رباء کے بالوں پر ہاتھ پھیرتا وہ متفکر تھا۔

"تم نے کیوں اس بات کو اتنا سر پر سوار کر رکھا ہے' الویرہ بہت اچھی لڑکی ہے' مجھے یقین ہے کہ اس نے وہ واقعی بدگمان نہیں ہے' اس لیے تم پریشان مت ہو۔" آج پھر اسے سمجھاتے ہوئے رودابہ اپنی مسکراہٹ نہیں چھپا سکی تھی۔

"اچھا...... میرا مسئلہ صرف یہ ہے کہ میں اپنی ذات سے کسی کو تکلیف دینے کا سوچ بھی نہیں سکتا مگر انجانے میں میرا امیج خراب ہوگیا۔" وہ گہری سانس بھر کر بولا۔

"کوئی امیج خراب نہیں ہوا' اب وہ یہاں شفٹ تو ہو چکی ہے' تمہیں ضرور موقع مل جائے گا اس سے معذرت کرنے کا' فی الحال تو وہ اپنے گھر کو سیٹ کرنے میں مصروف ہے' میرا ابھی دن وہیں گزرتا ہے' سوچ رہی ہوں اسی ہفتے میں ان سب کو کھانے پر بلالوں' تب تک وہ سب گھر کے کاموں سے بھی فارغ ہو جائیں گے۔" رودابہ کے کہنے پر اس نے تائیدی انداز میں سر ہلایا تھا۔

"ویسے الویرہ بہت خوش ہے اپنا گارڈن دیکھ کر...... میں نے اس کو بتایا تھا کہ اس کی خواہش پر تم نے خاص توجہ دی ہے گارڈن پر۔" رودابہ کے بتانے پر وہ خاموش ہی رہا۔

"کافی رات ہو چکی ہے' تم جا کر اب آرام کرو' صبح پھر جلدی جاؤ گے اور رات میں ہی تمہارا چہرہ نظر آئے گا۔" رودابہ صوفے سے اٹھتی ہوئی بولی جبکہ وہ رباء کو بازوؤں میں سنبھالے

کمرے کی سمت بڑھ گیا' رباء کے سر پر پیار کرتا وہ پلٹا تھا جب روداب اس کی طرف آئی۔

"کیہان ہماری وجہ سے تمہیں کوئی پریشانی تو نہیں......"

"پھر وہی بات......" وہ عاجز آیا۔

"اپیا..... آپ کی یہ غیروں والی باتیں مجھے ضرور پریشان کرتی ہیں۔ آپ اور رباء میرے وجود' میری زندگی کا حصہ ہیں' آپ سے الگ رہنا میرے لیے پریشان کن تھا مگر اب میں مکمل ہوں' خوش ہوں آپ کو اپنے قریب دیکھ کر...... یہ گھر آپ کا ہے آپ مجھے بھی اس گھر سے نکالنے کا حق رکھتی ہیں مگر میں نکلوں گا نہیں وہ الگ بات ہے۔" اس کے شانوں کو تھامے وہ سنجیدگی سے بولا جس پر روداب نے ہنستے ہوئے اس کے ہاتھوں کو تھاما۔

"میں بس تمہیں خوش دیکھنا چاہتی ہوں۔"

"میں خوش ہوں' یزدان بھائی کے کہنے پر ہی سہی مگر آپ نے اپنی ضد تو توڑی...... اب میں تو آپ کو یہ دھمکی نہیں دے سکتا تھا کہ آپ اس گھر میں نہیں آئیں تو آپ سے تعلق ختم۔" اس کے شکایتی لہجے پر وہ خجل ہوئی۔

اپنے کمرے میں آ کر اس نے ڈریسنگ کی دراز سے دوربین نکالی اور کمرے کی لائٹ آف کرتا ونڈو کی سمت بڑھ گیا۔ یزدان کے گھر کا وہ حصہ اس کی توجہ کا مرکز تھا جس کی بڑی سی ونڈو کے پردے ہٹے ہوئے تھے ونڈو کے ساتھ ہی بیڈ تھا جس پر تکیوں کے سہارے نیم دراز آج وہ کوئی کتاب نہیں پڑھ رہی تھی' ہاتھ باندھے کھڑکی سے نظر آتے آسمان کو تک رہی تھی' یقیناً کسی سوچ میں گم تھی۔

کچھ دیر یونہی گزر گئی اس کو تیزی سے اٹھتے دیکھ کر کیہان کو لگا تھا کہ اب وہ پردے پھیلا دے گی مگر ایسا نہیں ہوا تھا' کھڑکی کی چوکھٹ پر بازوؤں پر چہرہ ٹکائے وہ اب سامنے دیکھ رہی تھی' کیہان نے اس کی نظروں کے تعاقب میں اپنے دائیں طرف رات کی تاریکی میں سر اٹھائے کھڑے گھنے درختوں کے جھنڈ کی جانب دیکھا تھا' تب ہی اس کا سیل فون بھی چیخا تھا' دوربین آنکھوں سے ہٹائے بغیر اس نے کال ریسیو کی۔

"شغل جاری ہے؟" اسفند کی مسکراتی آواز ابھری۔

"میرا خیال ہے جو میں کر رہا ہوں اسے غیر اخلاقی حرکت کہتے ہیں۔" زوم کے آپشن کو استعمال کرتا وہ بولا۔

"اب یہ سچ کہہ کر مجھے اپنے جبڑے نہیں تڑوانے تم سے۔"

"جب جانتے ہو تو بکواس کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے"

"تم کیا اتنی بے چینی سے اس کا انتظار اس لیے کر رہے تھے کہ یہ غیر اخلاقی حرکت کر سکو؟"

"اس کے لیے میں خود کو ملامت پابندی سے کرتا ہوں تمہیں یہ کام کرنے کی ضرورت نہیں۔" کوفت سے بولتا وہ اسی جانب دیکھ رہا تھا' جہاں وہ اب بھی ہاتھوں پر چہرہ ٹکائے دیکھ رہی تھی۔

"کیہان..... کیوں وقت ضائع کر رہے ہو' اس سے کھل کے ملنے کی بات کرنے کی کوشش کرو۔"

"وہ میرے سامنے ٹھہرتی تک نہیں' دوسری نظر تک ڈالنے سے گریز کرتی ہے اور تم کھلنے ملنے کی بات کر رہے ہو۔" وہ کچھ جھلا کر بولا۔

"مجھے یہ بتاؤ...... آج تک کوئی نارمل لڑکی تمہارے حسن بلاخیز کی تاب کے سامنے ٹھہر سکی ہے' جو اس بے چاری سے امید رکھتے ہو؟ ڈھیٹ آدمی وہ نازک دل رکھنے والی لڑکی ہے' اس سے چھپنے کے بجائے بار بار اس کے سامنے جاؤ تاکہ صدمے سہہ سہہ کر وہ بھی تمہارے جلوؤں کی عادی ہو جائے۔ ورنہ یہ حسرت لیے پھرو گے کہ پہلی محبت اور وہ بھی ناکام محبت......"

"اب تم سے یہ کس نے کہہ دیا کہ مجھے محبت کا مرض لاحق ہوا ہے؟" وہ بیزاری سے بات کاٹ گیا۔

"مجھے اندازہ ہو گیا ہے کیونکہ پہلے کبھی تمہیں ایسی دیوانہ کیفیات میں' میں نے نہیں دیکھا' لہٰذا اس مرض کو ٹھکانے لگانے میں دیر مت کرنا ورنہ تمہارے لیے لڑکی ڈھونڈتے ڈھونڈتے میرے بال بھی تمہاری طرح سفید ہو جائیں گے۔"

اسفند کی بقیہ بات وہ سن نہیں سکا تھا کیونکہ دوربین سے نظر آتے منظر میں اس کھڑکی پر اب پردے گر چکے تھے۔

"تم سن رہے ہو میری بات۔" اسفند کی آواز اس کے کانوں میں چبھی تھی۔

"ہاں' سن رہا ہوں' منحوس انسان۔"

"اب میں نے کیا نحوست پھیلا دی؟" اسفند دنگ ہوا۔

"اس نے کھڑکی پر پردے ڈال دیے ہیں۔" اس کے جلے جانے والے لہجے پر اسفند بے ساختہ ہنسا۔

☆

روز رات میں یہ احساس جانے کیوں ہوتا تھا کہ جیسے وہ کسی کی نظروں کے حصار میں ہے...... کل رات تو وہ ٹھیک طرح

بھی نہ سکی تھی، عقبی کھڑکی سے وہ فجر کی اذان کو سنتی دور مسجد کی سفید محرابوں کو دیکھتی رہی تھی۔ تسبیح پڑھتیں عذرا ایک پل کو اس کی طرف متوجہ ہوئیں تھیں جو چپ چاپ تخت پر آ بیٹھی تھی۔

"ویسے یہ اچھا ہے کہ اس گھر میں آ کر میں تو صبح خیز ہوگئی ہوں۔" چائے کا مگ اسے دے کر اریج بولی اور اپنا مگ سنبھالے قریب ہی رکھی کرسی پر براجمان ہوگئی۔

"الویرہ...... آج ہو سکے تو رودابہ کے گھر ہو آنا کل رات اس نے ہم سب کو کھانے پر بلایا تھا اور تم سر درد کی وجہ سے نہ جا سکیں وہ تو میں نے روک لیا ورنہ رودابہ کھانے کے وقت تمہیں خود ساتھ لے جانے آ جاتی۔" عذرا کے کہنے پر وہ خاموشی سے چائے کے گھونٹ لیتی رہی۔

"بجیا...... رودابہ باجی نے آپ کے لیے کھانا بھیجا تھا اس میں سے آدھا اریب ہضم کر گیا جو بچا ہے وہ فی الوقت فریزر میں ہے۔" اریج کی بات جیسے اس نے سنی ہی نہ تھی۔

"ویسے مزہ بہت آیا تھا' کیہان بھی بہت اچھے ہیں' پہلی بار ان سے بات کرنے کا اتفاق ہوا...... ہے ناں امی؟" اریج نے تائید چاہی۔

"ہاں' دونوں بہن بھائی بہت عزت کرنے والے ہیں۔" عذرا بولیں۔ "ان دونوں کی مدد سے کتنے کام ہو گئے' سب سے بڑھ کر اتنا اچھا گھر ہمیں مل گیا۔"

"امی...... اب جلد ہی ہم بھی انہیں کھانے پر بلائیں گے۔" اریج بول رہی تھی جبکہ وہ خالی مگ لے کر کمرے سے نکل گئی تھی۔ کچن کی ونڈو سے اس نے باہر پھیلتے اجالے کو دیکھا تھا اور پھر باہر سبزے پر چلی آئی تھی' کچھ وقت وہاں ٹہلنے کے بعد لکڑی کے جنگلے کے دروازے تک آئی اور کچھ سوچ کر اریج کو پکارا۔

"میں واک کے لیے جا رہی ہوں' تم آ رہی ہو ساتھ؟" اریج کو برآمدے میں آتے دیکھ کر وہ وہیں سے پوچھ رہی تھی۔

"بھائی...... ناشتے میں حلوہ پوری کا آرڈر دے کر سوئے تھے آپ ہی جائیں مگر زیادہ دور نہ جانا' امی غصہ کریں گی۔" اریج کی تاکید مکمل سنے بغیر وہ احاطے سے باہر نکل گئی۔

میدان کی کچی زمین پر چلتے ہوئے اس کی نظریں سرخ چھت والے گھر پر مرکوز تھیں مگر اس کے قدم درختوں کے جھنڈ کی طرف بڑھ رہے تھے' سڑک کے ساتھ کافی آگے جا کر دو جگہ سے تعمیراتی کام ہوتا دکھائی دے رہا تھا' دور سے برج بھی دکھائی دے رہا تھا جہاں ٹریفک رواں دواں تھا' یزدان نے بتایا تھا کہ آئندہ چند سالوں میں یہاں بہت آبادی ہو جائے گی کیونکہ یہاں ہاسپٹل' شاپنگ مال اور رہائشی پروجیکٹس پر کام شروع ہو چکا ہے' ابھی یہاں رہنا تھوڑا مشکل ضرور ہے مگر اس مشکل کی وجہ سے ہی وہ اپنے ذاتی گھر کے مالک بن سکے ہیں' عذرا کو یہاں رہنے کے لیے راضی کرنا ایک الگ ذمہ داری تھی' جسے یزدان ہی نبھا سکتا تھا اور اسی نے نبھائی تھی۔ ابر آلود سے موسم میں اونچے گھنے درختوں کی شاخیں صبح کی پاک صاف ٹھنڈی ہوا سے لہرا رہی تھیں' گہری سانس بھرتی وہ تھوڑا اور اندر کی طرف بڑھی اور بوجھل ہوتے دل کے ساتھ اس درخت تلے پھیلی نیم تاریکی میں بیٹھ گئی۔ یہ ایک فطری بات تھی کہ اسے اپنا شہر' اپنے کولیگز اور سیلن زدہ فلیٹ میں گزرے سخت دن بھی یاد آ رہے تھے اپنی دوستوں' بہنوں اور ان کے بچوں سے دور ہونا اس کے لیے بھی کٹھن تھا' یہاں آنے کے بعد سے کوئی دن ایسا نہ تھا جس میں اسے اپنے مرحوم باپ کی یاد نہ آئی ہو...... کئی آنسو اس کی آنکھوں سے پھسلے تھے' دو دن تک اس کا یہی خیال تھا کہ یہاں وہ جاب شروع کرے گی' مصروفیت بڑھے گی تو سب نارمل ہو جائے گا مگر...... یزدان نے اسے جاب کرنے سے قطعی منع کر دیا تھا' اس کے احتجاج اور بحث پر یزدان نے پہلی بار انتہائی سخت لہجہ استعمال کیا تھا جسے وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی' بس خاموش ہوگئی تھی یہ سوچ کر کہ اس کی سالوں کی محنت اور ریاضت کا یہی صلہ ہے' بمشکل اپنی سسکیوں کو روکتے ہوئے اس نے بے دردی سے آنکھیں رگڑ ڈالی تھیں' درختوں تلے پھیلی پُرسکون نیم تاریکی میں نظریں دوڑاتی وہ ایک مانوس احساس کے تحت چونکی تھی کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے...... دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے گردن موڑ کر دیکھا' اگلے ہی پل سانس رک گئی تھی' سرعت سے پیروں پر اٹھتی وہ بے اختیار چوڑے تنے کی آڑ میں ہوگئی تھی۔

"میں ہرگز بھی کوئی حملہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا' آپ اجازت دیں گی تو وہاں آؤں گا۔" احتیاطاً اپنی جگہ رکا وہ اس سے پوچھ رہا تھا مگر جواب ندارد۔

"ویسے یقین مانیے' تنہائی میں بیٹھ کر دل ہلکا کرنے کے لیے یہ ایک آئیڈیل جگہ ہے۔" دو قدم اس کی جانب وہ بڑھا ہی تھا کہ پھر رکنا پڑا...... جب اس نے الویرہ کو نظر چرائے برق رفتاری سے وہاں سے جاتے دیکھا' بے اختیار اور بلا ارادہ ہی وہ اس کے پیچھے ہولیا۔

"رکیے...... میں آپ سے بات کر رہا ہوں' آپ اس طرح

مجھ سے بھاگ کیوں رہی ہیں......؟'' اس کے ہم قدم ہوتا وہ دنگ لہجے میں پوچھے بغیر نہ رہ سکا مگر الویرہ نے جیسے سنا ہی نہ تھا اس کے قدموں کی رفتار مزید بڑھ گئی تھی ذلت کے شدید احساس کے تحت کیہان کے قدم رک گئے کچھ دیر تک وہ جلتی نظروں سے دور جاتی الویرہ کو دیکھتا رہا اور پھر لب بھینچے اپنے گھر کی سمت بڑھ گیا۔

☾......☆......☾

کافی کے مگ اٹھائے روادابہ باہر گارڈن میں آئی جہاں رات کی پُرسکون کھلی فضا میں یزدان اور کیہان باتوں میں مصروف تھے۔ ارے یہ رباء سوگئی لائیں میں اسے اندر لے جاؤں۔'' روادابہ نے یزدان کی گود میں ہی سو جانے والی رباء کو لینا چاہا۔

''رہنے دو ابھی کچی نیند ہے جاگ گئی تو پھر یہ میرے ساتھ جانے بغیر نہیں رہے گی اور تم کو اس کے بغیر سکون نہیں آئے گا۔'' یزدان کے روکنے پر وہ ہلکا سا مسکرائی کرسی پر بیٹھ گئی۔

''الویرہ سے ٹھیک ٹھاک ان بن ہوگئی ہے میری۔'' یزدان مسکراتے ہوئے روادابہ کو بتا رہا تھا جبکہ کیہان نے چونک کر اسے دیکھا۔

''جی ہاں...... خالہ امی نے بتایا تھا مجھے آپ اسے آرام سے سمجھا دیتے پہلے ہی وہ یہاں آ کر بہت چپ چپ سی ہوگئی ہے۔'' روادابہ بولی۔

''آرام سے ہی سمجھایا تھا پہلے اسے سمجھ آجاتا تو مجھے کیا شوق تھا اس پر غصہ ہونے کا...... ابھی یہ نئی جگہ ہے اجنبی لوگ ہیں راستوں سے مانوس نہیں وہ اس طرح کیسے اسے جاب کے لیے خوار ہونے کی اجازت دے دوں۔ انکل کی وفات کے بعد اس نے بہت چھوٹی عمر سے کام کرنا شروع کردیا تھا گھر کو سنبھالنے میں ہر طرح سے میرا اس نے ساتھ دیا اب میں چاہتا ہوں کہ وہ اپنے لیے جئے اب آرام کرے اپنے بارے میں سوچے خود کو وقت دے میں اس قابل ہوں کہ تنہا سب کچھ سنبھال سکوں میں اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور وہ ہے کہ سمجھنے کے لیے تیار نہیں۔''

''آپ یقیناً اس کے لیے اچھا ہی سوچ رہے ہیں ایک بار پھر آپ اس سے بات کر کے سمجھانے کی کوشش کریں وہ سمجھے گی آپ کی بات کو آپ اس سے کہیں کہ کچھ عرصہ آرام کرے پھر اس کے بعد جاب کے بارے میں سوچے۔''

''ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو فی الحال مجھے اس کو یہی کہہ کر روکنا ہوگا۔'' یزدان نے تائید میں سر ہلاتے ہوئے پُرسوچ انداز میں کہا۔

''یزدان بھائی...... آپ کہیں تو میں ان کے لیے کوئی اچھی جاب......''

''خبردار......'' یزدان نے درمیان میں ہی کیہان کو روکا۔ ''تمہاری بہن اس کی سپورٹر کم ہے جو اب تم بھی......'' یزدان کے گھرکنے پر وہ اسے دیکھ کر رہ گیا جبکہ روادابہ دھیرے سے ہنس دی۔

☾......☆......☾

بے موسم کی بارش نے مہربان ہو کر زمین کی پیاس بجھانے کا تہیہ کرلیا تھا دن کے وقت بھی شام کا سا سماں اور برستی بارش نے طبیعت پر خوشگوار اثر ڈالا تھا کچھ فائلیں جو وہ گھر بھول گیا تھا ان کو لینے وہ گھر آیا اسے پتہ تھا کہ روادابہ اور رباء الویرہ کے گھر پر ہیں مگر گھر کی دوسری چابی اس کے پاس تھی۔ اپنے کمرے سے فائلیں لے کر اس نے یونہی ذرا رک کر ونڈو کے باہر دیکھا اور اگلے ہی پل چونک اٹھا تھا باہر جل تھل ہوتے منظر میں وہ اسے سامنے سے گزرتی دکھائی دے گئی تھی بارش کی دھند میں آنکھیں ساتھ دیں نہ دیں مگر دل اس چہرے کو ضرور پہچان جاتا ہے جس کے نقوش دل میں نقش ہوچکے ہوں مگر وہ دوبارہ اپنی بے عزتی بالکل برداشت نہیں کرسکتا تھا بارش سے بچا کر اس نے فائلیں گاڑی میں رکھ تو دی تھیں مگر چاہتے ہوئے بھی ڈرائیونگ سیٹ نہیں سنبھال سکا تھا ایک بار پھر خود پر لعنت بھیجتے ہوئے اس نے گاڑی کا ڈور لاک کیا اور اگلے ہی پل دھواں دھار برستی بارش میں جھنڈ تک کا فاصلہ تقریباً دوڑتا ہوا عبور کر گیا تھا۔

درختوں تلے پھیلی خنک نیم تاریکی میں آ کر اس کے قدم تھمے تھے پیشانی پر چپکے بالوں کو اوپر ہٹاتے ہوئے اس کی نظریں اردگرد بھٹک رہی تھیں آنکھوں اور چہرے سے بارش کے قطرے صاف کرتا وہ ذرا آگے بڑھا یہاں گھنی شاخوں تلے بارش کا پانی کہیں کہیں سے راستہ بناتا برس رہا تھا مگر بارش کی بڑھتی گرج چمک اور بادلوں کی گڑگڑاہٹ کان سن کرتی سیدھا دل سے ٹکرا رہی تھی کچھ چونک کر وہ اس درخت کے نزدیک ہوا جہاں سے سرخ لبادے کی جھلک اسے دکھائی دی تھی ایک پل اس درخت کے تنے پر ہاتھ ٹکائے وہ رکا اور پھر آ رکھ کر دوسری طرف دیکھا الویرہ کا رخ مکمل اس کی طرف نہیں تھا

بارش کے شور میں یقیناً وہ اس کی موجودگی محسوس نہیں کرسکی تھی لہٰذا اپنے بھیگے دوپٹے کو نچوڑنے میں ہی وہ مگن تھی دوسری جانب اس کے بھیگے سراپے سے نظریں چراتا وہ ذرا پیچھے ہوگیا' حلق خشک ہورہا تھا' دوپٹہ جھٹکنے کی آواز وہ بخوبی سن سکتا تھا' چند لمحے رک کر بلآخر وہ ہمت کرکے ایک قدم اس کی طرف بڑھا جواب دوپٹہ اپنے شانوں پر ٹھیک کررہی تھی' پتہ نہیں کیوں کیہان کو اپنی آواز گم ہوتی محسوس ہورہی تھی' بے بس نظروں سے وہ اس کی پشت کو دیکھ رہا تھا' جہاں سیاہ بالوں کی دراز چوٹی سے بال آزاد ہوکر پشت سے چپکے ہوئے تھے' دوسری طرف اپنے دوپٹے سے مٹی ہٹاتی الویرہ نے کچھ چونک کر سر اٹھایا' ایک کالی بلی اسے شاخوں سے جھانکتی دکھائی دی تھی تب ہی دل دہلا دینے والی گرج کے ساتھ اس نے بلی کو کودتے دیکھا تھا خوف سے بلند ہوتی چیخ کے ساتھ پیچھے ہٹتی بھاگنے کے لیے وہ پلٹی تھی مگر......بادل نہیں ایک دوسرے سے' بہت شدت سے ٹکرائے تھے' رکی سانس کے ساتھ وہ آج پھر مانوس دھڑکنوں کو سنتی بے حس وحرکت ہوگئی تھی' اس کی سرد مٹھیوں میں جکڑے گریبان میں بسی مسحور کن خوشبو بھی قوت شامہ سے متعارف تھی' چہرے کو جھلساتی کشادہ سینے کی تپش نے اسے ہوش میں لانا شروع کردیا تھا' لرزتے ہوئے اس نے گریبان کے بٹن کو دیکھا' دوسرا پھر تیسرا......اس کی مزید اوپر اٹھتی آنکھیں' پھیلتی چلی گئیں' اس کی متوقع چیخ کے پیش نظر کیہان نے بے اختیار اس کے ادھ کھلے لبوں پر ہاتھ رکھا مگر وہ کرنٹ کھا کر اس کا ہاتھ جھٹکتی بھاگ جانے کی کوشش میں کامیاب ہوجاتی اگر ایک سخت گرفت نہ روکتی......اپنا ہاتھ آزاد کرانے کی جدوجہد میں وہ چیخ اٹھی تھی۔

''چیخو مت......'' اس کی بلند غصیلی آواز الویرہ کو سن کرگئی تھی۔ ''آج میری بات سننی ہوگی تمہیں۔'' وہ اسی لہجے میں بولا اور پھر اس کا ہاتھ گرفت میں لیے جارحانہ انداز میں ایک جانب بڑھتا چلا گیا۔ مختل حواسوں اور ماؤف دماغ کے ساتھ وہ کھنچتی چلی گئی تھی۔ خوف سے آواز بھی حلق میں دم توڑ چکی تھی' اسے جھاڑیوں میں الجھ کر پھنسے رہ جانے والے دوپٹے کی بھی خبر نہیں ہوئی تھی' اس جھٹکے سے اس کا ہاتھ چھوڑا گیا کہ وہ لڑکھڑاتی ہوئی اس کنویں کی منڈیر پر جابیٹھی تھی جس میں نظر جاتے ہی وہ اردگرد سے غافل ہونے لگی تھی' کنواں جانے کتنا پرانا تھا مگر اس کی بوسیدہ دیواروں سے ہریالی پھوٹ پڑی تھی' سفید جنگلی پھولوں کے گچھوں کا جال تھا جو پھیلا ہوا تھا' اگرد گرد کوئی درخت نہ ہونے کی وجہ سے بارش سیدھی ان پھولوں پر برس رہی تھی۔

''تمہیں کسی بھی طرح یہ حق نہیں کہ اس طرح مجھے میری نظروں میں گراؤ......یہ جانتے ہوئے بھی کہ میری وجہ سے جو تکلیف تمہیں پہنچی اس پر میں بہت شرمسار ہوں۔'' بارش کی تیز بوچھاڑوں کے ساتھ کانوں سے ٹکرائی بلند آواز پر وہ کرنٹ کھا کر سیدھی ہوتی اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی جو کچھ فاصلے پر ہی بالکل سامنے تھا مگر آنکھوں میں گھسی جاتی بارش نے اسے آنکھیں اور سر دونوں ہی جھکانے پر مجبور کردیا تھا۔

''میں تم سے واقعی براہ راست معذرت کرنا چاہتا تھا' اپیا کی تسلی کے باوجود' اسی لیے فون پر بھی بہت ہمت کرکے بات کرنا چاہی مگر تم نے میری بات نہیں سنی' دوبارہ پھر بھی میں نے تمہیں کال کرنے کی جرأت نہیں کی کیونکہ میں مزید اپنی طرف سے تمہیں پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔ مجھ سے صرف ایک یہ چیز برداشت نہیں ہورہی کہ تم میرا سامنا تک نہیں کرنا چاہتیں' آخر کیوں؟ میں جانتا ہوں کہ بظاہر میں تمہاری طرح یا کسی اور دوسرے انسان جیسا دکھائی نہیں دیتا مگر ہوں تو انسان ہی' کوئی درندہ تو نہیں' اس طرح مجھ سے بھاگ کر خوف زدہ ہوکر تم کیا ثابت کرنا چاہتی ہو؟'' اس کی سخت برہم آواز پر الویرہ نے پھر کوشش کی تھی مگر آنکھوں میں اترتے بارش کے پانی نے ہر منظر دھندلا دیا' جھکی نظر کے ساتھ اس نے لیدر کے براؤن جوتوں کو دیکھا اور پھر مزید گردن جھکاتے ہوئے بارش میں نہاتے سفید پھولوں کو دیکھنے لگی۔

''مجھے بھی رویے ہرٹ کرتے ہیں' مجھے انسلٹ محسوس ہوتی ہے' میں بس تم سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے تمہارے ساتھ ایسا کچھ غلط نہیں کیا تھا جو تمہیں مجھ سے خوف زدہ کردے......تمہارے بے ہوش ہونے کے بعد بھی نہیں' میں نے ہمیشہ عورت کی عزت کی ہے' تمہارا تو تعلق بھی یزدان بھائی سے ہے' میری بہن تمہیں بہت پسند کرتی ہے' اس لیے میں اور زیادہ تمہاری عزت اور قدر کرتا ہوں' تمہیں اب مجھ سے بھاگنے یا چھپنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی کیونکہ میری یہی کوشش رہے گی کہ تمہاری نظروں سے دور رہوں۔'' بارش اب موسلا دھار ہوچکی تھی' سرد لہجے میں بات ختم کرتے ہوئے اس نے پلٹ کر متلاشی نظریں دوڑائی اور پھر بھیگے چہرے پر ہاتھ پھیرتا اس خاردار جھاڑی کی طرف بڑھ گیا جہاں سرخ دوپٹہ اٹکا ہوا تھا۔ جھکے سر کے ساتھ الویرہ نے دوپٹہ اس سے لیا تھا۔

"یہاں سے چلو اب۔" دوپٹے سے سر اور شانے ڈھانپتے ہوئے اسے کیہان کی آواز سنائی دی' ایک آخری نگاہ کنویں میں لہلہاتی پھولوں کی ڈالیوں پر ڈالی وہ اٹھی جبکہ وہ جو منتظر تھا اس کے اٹھتے ہی واپسی کے لیے قدم بڑھانے لگا تھا' سردی کی شدت سے بازوؤں کو اپنے گرد باندھتے ہوئے اس نے چند قدم آگے چلتے عجیب وغریب شخص کو دیکھا جو خواب سے باہر آ کر مسلسل اپنے حقیقت ہونے کا احساس دلاتا تھا' دبے قدموں اس کی تقلید میں درختوں کی نیم تاریکی سے باہر آتی وہ بغور اس کے تر سفید بالوں میں ہلکے ہلکے سنہری اسٹیپس دیکھ رہی تھی' ہنی کلر شرٹ اس کے مضبوط شانوں اور چوڑی پشت سے مزید چپک گئی تھی' بارش اب قدرے ہلکی ہو چکی تھی مگر موسم غضب کا حسین ہو گیا تھا' مٹی کی سوندھی خوشبو طبیعت کو سرشار کر گئی تھی۔

"میں اپنی بچکانہ حرکتوں پر بہت شرمندہ ہوں۔" سماعتوں سے ٹکرائی الویرہ کی مدھم آواز نے اسے چونکایا ضرور مگر وہ ان سنی کرتا ناک کی سیدھ میں چلتا رہا۔

"میں واقعی شرمندہ ہوں' ایم رئیلی سوری۔" جھجکتے لہجے پر بھی اس نے پلٹ کر الویرہ کو دیکھنے کی غلطی نہیں کی' قدموں کو تیز کرتا وہ رخ بدلتا اپنے گھر کی سمت جا رہا تھا' اسے بس اب یہ فکر تھی کہ جلد از جلد چینج کر کے آفس پہنچنا ہے' اس کی لاتعلقی اور بے نیازی نے الویرہ کو حیران نہیں کیا تھا' اپنے گھر کی سمت جاتی وہ اس وقت تک اسے دیکھتی رہی جب تک کہ وہ اپنے گھر کے اندر نہ چلا گیا۔

☆

رات وہ دیر سے گھر پہنچا تھا' کھانے کے دوران رودابہ نے جو خبر دی اس نے پہلے اسے چونکایا اور پھر ڈسٹرب کر گیا تھا۔

"خالہ امی ٹھیک ہی غصہ کر رہی تھیں' بے موسم کی بارش میں بھیگنے کی وجہ سے اس کی طبیعت بگڑ گئی ہے' بہت تیز بخار تھا جب میں اور یزدان اسے ہاسپٹل لے کر پہنچے' شکر ہے ٹیکسی مل گئی تھی یہاں۔"

"آپ مجھے کال کرتیں' میں آ جاتا۔" وہ بولا۔

"یزدان نے منع کیا کہ تمہیں پریشان نہ کروں لیکن اگر وقت ٹیکسی نہ ملتی تو تمہیں ہی بلاتی' اس کی حالت ایسی نہیں تھی کہ یزدان اکیلے اسے بائیک پر لے جاتے...... ویسے بھی الویرہ کی ابھی تک ان سے ناراضگی قائم ہے' ہاسپٹل جانے کے لیے تیار ہی نہیں تھی بہت مشکل سے میں نے اسے ہاسپٹل چلنے کے لیے راضی کیا تھا۔" رودابہ بول رہی تھی جبکہ وہ بے دلی سے کھانا ختم کرتا خاموش تھا تب ہی ڈور بیل بجی۔

"رباء ہوگی' اس کا تو وہاں سے یہاں آنے کا دل ہی نہیں چاہتا۔" کیہان کو اشارے سے روکتی وہ خود دروازے تک گئی۔

"یہ آپ کی گود میں کیوں ہے؟ پیدل آتی ہی نہیں یہ آپ کے ساتھ۔"

"جب ہم موجود ہیں اپنی شہزادی کے لیے تو کیا ضرورت ہے تمہیں اعتراض کرنے کی۔" یزدان نے مسکراتے ہوئے رباء کو اس کے حوالے کیا۔

"آپ اندر تو آئیے' کیہان ہے' کھانا کھا رہا تھا تو میں آ گئی۔"

"نہیں بس اب میں جاؤں گا' کل ملاقات ہو جائے گی۔" رباء کا سر تھپتھپاتا وہ جانے کے لیے پلٹ گیا۔

"ذرا رکیے......" رودابہ کی پکار پر وہ رکا' چند اسٹیپس اترتی وہ اس کے مقابل آ گئی۔

"یزدان...... میں جانتی ہوں کہ آپ سب رباء سے بہت پیار کرتے ہیں مگر...... اس کا خاص طور پر آپ سے بہت زیادہ اٹیچڈ ہونا میرے لیے تشویش کا باعث ہے۔" اس کے جھجکتے لہجے پر یزدان الجھا۔ "یہ سب ایسا نہ ہو کہ کسی کو ناگوار گزرے' آپ کو اپنی زندگی شروع کرنی ہے' آپ ہمیشہ اسے اتنا وقت نہیں دے سکیں گے جتنا کہ ابھی دیتے ہیں آپ سمجھ رہے ہیں میری بات؟" یزدان کے گہرے سنجیدہ ہوتے تاثرات پر وہ مزید اور کچھ نہیں کہہ سکی۔

"مجھے صرف تمہارے بے جا خدشات سمجھ آ رہے ہیں جو ایک بار پھر رباء کو تنہائی کے خول میں بند کر دیں گے' پہلے تم اسے ایک کمرے میں قید رکھتی تھیں اور اب ایک خوب صورت گھر میں۔"

"آپ میری بات نہیں سمجھ رہے شاید......"

"مجھے تمہاری بے سروپا بات سمجھنی بھی نہیں ہے۔" یزدان نے ناگواری سے اس کی بات کاٹی۔

"تمہیں کسی پر بھروسہ کرنا ہی نہیں تو مت کرو مگر ایسے خدشات کی وجہ سے اپنی بیٹی کی شخصیت تباہ مت کرو۔" بات ختم کرنے والے انداز میں بول کر وہ رکا نہیں تھا۔

☆

بڑھتی گھٹن نے اسے بیدار کردیا تھا' دواؤں کے زیر اثر وہ بہت جلدی سوگئی تھی' جانے یہ رات کا کون سا پہر تھا' پسینے سے شرابور ہوتے وجود سے اس نے کمبل ہٹایا' پہلی نظر پردے کی اوٹ سے جھانکتے آسمان تک گئی تھی' نقاہت کے ساتھ اٹھ کراس نے پردے کے ساتھ ونڈو کا گلاس بھی سرکایا تھا' چند لمحوں تک وہ بیڈ کراؤن سے سر ٹکائے ہوا کے ٹھنڈے جھونکے خود پر محسوس کرتی گہری سانس بھرتی رہی' گھٹن کا احساس کم ہوا تو خشک حلق میں کانٹے چبھتے محسوس ہوئے' بیڈ سے اترنے سے پہلے اس نے ونڈو گلاس بند کی' لائٹ آن کرتی وہ کمرے سے نکل آئی تھی' کچن میں آئی تو وہ کولڈ ڈرنک کی طلب میں تھی مگر سوائے پانی کے کچھ ہاتھ نہ آیا جس کے دو گھونٹ بھی اس کے حلق سے نہ اتر سکے تھے' بدمزہ ہوتی وہ واپس کمرے میں آئی تھی' بیڈ کے کنارے بیٹھی وہ ابکائیاں ضبط کررہی تھی جب فون پر آتی کال نے اسے چونکایا' بس ایک پل کو وہ رکی اور پھر کال ریسیو کرلی۔

''تم ٹھیک ہو؟'' تشویشناک لہجے نے اسے زیادہ حیران کیا۔

''ہاں.....ٹھیک ہوں۔''

''اس وقت لائٹ آن اور تمہیں بیدار دیکھ کر مجھے لگا شاید کوئی مسئلہ ہو۔'' اس کے کہنے پر مزید حیران ہوتی الویرہ نے ونڈو سے دور سر اٹھائے کھڑے ڈھلوانی چھت والے گھر کو دیکھا۔

اتنی دور سے سب نظر آجاتا ہے؟''اس کے حیرانگی سے کیے گئے سوال کا کوئی جواب کیہان کو نہیں سوجھا۔

''ہاں' لائٹ آن ہو تو رات کی تاریکی میں سمجھ آجاتا ہے۔'' اس کی خاموشی پر وہ خود ہی بولتی عقبی دروازہ کھول چکی تھی۔

''تمہیں گیٹ بند کردینا چاہیے۔ رات کا وقت ہے سو احتیاط ضروری ہے۔'' اس بار یہ بات سن کر وہ حیران نہیں ہوئی۔

''میں کچھ دیر بس کھلی ہوا میں رہنا چاہتی ہوں۔'' یک دم اسے پھر ابکائی آئی' گردن کی رگیں کھنچ گئی تھیں۔

''مجھے تمہاری طبیعت بہتر نہیں لگ رہی۔'' وہ چونکا۔

''میں ٹھیک ہوں' پیاس شدید ہے مگر پانی زہر جیسا لگ رہا تھا' میری وجہ سے کولڈ ڈرنک چھپادی گئی ہے اور جوسز اریب سے بچتے نہیں۔'' عرق آلود پیشانی پر ہاتھ پھیرتی تھکے لہجے میں وہ بولی۔

''تم پانچ منٹ رکو اور اپنے اردگرد کا دھیان رکھنا۔'' اس ہدایت کے ساتھ رابطہ منقطع ہوگیا تھا جبکہ وہ الجھتی ہوئی اسٹیپ پر بیٹھ گئی تھی۔

گہری خنک خاموشی میں دور دور تک پھیلے سناٹے میں نظریں دوڑاتے ہوئے اس کی نظریں سرخ چھت والے گھر تک گئی تھیں' شدید بے یقینی سے وہ اسے دیکھ رہی تھی جو دوڑتا ہوا قریب آتا جارہا تھا' گھبرا کر وہ اپنی جگہ سے اٹھتی بمشکل خود کو کمرے کے اندر جانے سے روک سکی تھی' ادھورے چاند کی روشنی میں ہر منظر کے ساتھ اس کے خدوخال بھی واضح تھے' جو پھولی سانسوں کے ساتھ نچلے اسٹیپ کے قریب آرکا تھا۔

''میرا خیال ہے پانچ منٹ میں ہی پہنچا ہوں۔'' بولتے ہوئے اس نے الویرہ کی جانب ایک بڑا سا پیکٹ بڑھایا۔

''اتنی تکلیف اٹھانے کی کیا ضرورت تھی۔'' وہ کچھ حیرت اور کچھ شرمندگی سے گویا ہوئی۔

''مجھے پتہ ہے تمہیں اس کی زیادہ ضرورت ہے لہٰذا کوئی تکلف مت کرو' یہ زیادہ ٹھنڈا نہیں ہے' تمہارے لیے مناسب رہے گا۔'' بولتا ہوا وہ نیچے والے اسٹیپ پر بیٹھ گیا' دوسری جانب الویرہ سے بھی صبر کرنا مشکل تھا' واپس بیٹھتے ہوئے اس نے جوس کا کیپ کھول کر غٹاغٹ پینا شروع کردیا' ایک ہی سانس میں خوش ذائقہ جوس آدھا تو وہ ختم کرگئی تھی' رگوں میں جیسے زندگی دوڑ گئی تھی۔

''بہت شکریہ اس کے لیے۔'' الویرہ کی آواز پر وہ اس کی طرف متوجہ ہوا۔

''شکریہ تو مجھے تمہارا ادا کرنا چاہیے کہ تلافی کا یہ موقع دیا' مجھے یہ پچھتاوا ہورہا تھا کہ میری وجہ سے تمہاری طبیعت ناساز ہوئی ہے' میری وجہ سے تمہیں دوبارہ بارش میں بھیگنا پڑا تھا۔'' وہ بولا جبکہ الویرہ نے کوئی تردید کیے بغیر دوبارہ جوس پینا شروع کردیا تھا مگر ذرا تسلی سے۔ کن انکھیوں سے وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی جو اردگرد کا جائزہ لے رہا تھا۔ اس وقت وہ کھلے گلے کی لو بلیک کلرڈ شرٹ اور بلیک ہی جینز میں ملبوس تھا' الویرہ کو بلیک کلر آج سے پہلے کبھی اتنا پُرکشش نہیں لگا تھا۔

''میں اپنے رویے کے لیے پھر تم سے معذرت کرتی ہوں۔''

''نہیں' اب تمہارا مجھ سے ڈر کر نہ بھاگنا ہی میرے لیے کافی ہے۔'' سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھتا وہ مسکرایا۔

"سوچ رہی ہوں میں بھی دوربین کا استعمال شروع کردوں' رہتی ہے ایک گھر میں۔" اس کے مسکراتے لہجے پر وہ چونکا اور پھر خفت سے سر پر ہاتھ پھیرتا فوری طور پر کچھ بول نہیں سکا۔

"بےفکر رہو' میری دوربین بند دروازوں اور پردوں کے پار کا منظر نہیں دکھاتی' ویسے اب میں احتیاط کروں گا' تم چاہو گی تو اپنی دوربین تمہیں دے دوں گا۔" اس کے صفائی دینے پر الویرہ خاموش رہی۔

"کیسا لگ رہا ہے یہاں آ کر؟" چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اس نے پوچھا۔

"اچھا ہے سب' اتنی پُرسکون جگہ پر رہنے کی عادت نہیں اس لیے کبھی کبھی کچھ پریشانی ہونے لگتی ہے۔" وہ سنجیدگی سے بولی۔

"یزدان بھائی سے ناراضگی دور کرلو وہ بس یہ چاہتے ہیں کہ اب تم کوئی مشقت نہ اٹھاؤ۔" وہ بلا ارادہ ہی بول گیا۔

"جانتی ہوں' اب کسی کو میرے کمائے گئے روپوں کی ضرورت نہیں۔" وہ مدھم لہجے میں بولی۔

"تمہیں ایسا نہیں سوچنا چاہیے' تمہیں نہیں لگتا کہ زندگی کے جھمیلے نبٹاتے نبٹاتے تمہیں اپنی ماں' اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ زیادہ وقت گزارنے کا موقع نہیں ملا...... تم خوش نصیب ہو کہ تمہارے پاس اب بھی موقع ہے ان سب کے قریب ہونے کا' میری طرح تمہیں کوئی تاسف' کوئی پچھتاوا نہیں ہوگا۔"

"ہاں...... یہ بات بھی ٹھیک ہے۔" وہ گہری سانس لے کر بولی۔

"میرا اندازہ ہے کہ ہم دونوں ہی ایک دوسرے کی زندگی کے تمام اتار چڑھاؤ سے واقف ہیں' اب میری کوشش ہوتی ہے کہ اپیا اور رباء کو زیادہ سے زیادہ وقت دوں' میرے پیسوں سے زیادہ ان کو میری ضرورت ہے۔" سنجیدگی سے بولتا وہ خاموش ہوگیا۔

"اگر اس وقت میرے گھر والوں میں سے کسی کے یہاں آنے کا خدشہ تمہیں ہوا تو تم بچنے کے لیے کیا کرو گے......؟ میں اس بار تمہارے قابو میں نہیں آنے والی۔" مسکراہٹ چھپاتے ہوئے الویرہ نے اسے شرمندہ کیا۔

"اگر ایسا ہے تو تم بدلہ لے لینا' یہیں گڑھا کھود کر مجھے اس میں دھکیلنا اور اس میں مٹی ڈال دینا۔" اس کے ہدایت دینے پر الویرہ بے ساختہ ہنسی تھی جبکہ وہ اس پر سے نگاہ نہیں ہٹا سکا تھا۔ اس کی کھنکھناتی ہنسی جلترنگ کی طرح رات کی خاموشی میں بکھری تھی۔

"رودابہ نے بتایا تھا کہ تم نے ٹین ایج سے ہی اپنے ایک دوست کے والد کی فیکٹری میں کام شروع کردیا تھا' کیا اب بھی تم وہیں ہو؟" الویرہ کو اچانک یاد آیا تو پوچھا۔

"اس وقت میں اسکول میں تھا' اسفند میرا کلاس فیلو اور ایک ہی دوست تھا' ابو کی وفات کے بعد کیا حالات رہے ہوں گے یقیناً اپیا نے تمہیں بتایا ہوگا' اسفند میرا واحد غم گسار اور رازداں بھی تھا' میری خواہش پر اس نے اپنے پاپا سے بات کی' وہ مجھے یونہی سپورٹ کرنے کے لیے تیار تھے مگر میں کام کرنا چاہتا تھا' یونہی ان سے پیسے لینا مجھے گوارا نہ تھا' اسفند کے پاپا نے مجھے اپنی فیکٹری میں رکھ لیا' وہاں میں نے بہت کچھ ان سے سیکھا' میری محنت اور لگن کو دیکھتے ہوئے انکل نے فیکٹری کے بہت سے معاملات میرے حوالے کردیئے' اسٹڈیز مکمل کرنے کے بعد اسفند بھی فیکٹری میں ہمارے ساتھ مل کر کام کرنے لگا تھا' چار سال پہلے میں نے اور اسفند نے شراکت داری کی بنیاد پر اپنی الگ ایک فیکٹری شروع کی تھی' اب ہم اپنی اور اسفند کے پاپا کی گارمنٹ فیکٹری سنبھالتے ہیں' مصروفیات میں پورا ہفتہ کس طرح گزر جاتا ہے پتہ ہی نہیں چلتا۔" تفصیل بتا کر وہ خاموش ہوا۔

"تمہیں اپنے رشتے داروں سے کوئی شکایت نہیں؟" بغور اسے سننے کے بعد الویرہ نے پوچھا۔

"رشتے دار تو سب رشتے دار ہوتے ہیں' وہ رشتے برقرار رکھیں یہی بہت ہے' ان سے شکایت رکھنا بیکار ہے' سو مجھے بھی کوئی شکایت نہیں البتہ ان کو مجھ سے ضرور شکایتیں ہوسکتی ہیں۔ شاید میری طرف سے ہی کوئی کمی رہ گئی ہوگی۔" وہ سنجیدہ سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

"ثمرین سے بھی شکایت نہیں؟" اس کے یک دم سوال پر کیہان نے چونک کر اسے دیکھا۔

"اب یہ مت کہنا اس سے بھی کوئی شکایت نہیں...... بچپن سے تمہاری اور اس کی شادی طے تھی' وہ خوب صورت بھی بہت ہے' ایسا تو ہو نہیں سکتا کہ تم نے اسے کبھی چاہا نہ ہو۔" کریدنے والے انداز میں پوچھتی وہ اس وقت چپ ہوگئی جب کیہان بے ساختہ ہنستا اٹھ کھڑا ہوا۔

''شاید میں بہت پرسنل ہوگئی۔'' اپنے سوال پر وہ خود ہی بولی۔

''شاید نہیں یقیناً مگر تمہیں پرسنل ہونے کا حق ہے...... بچھے ہنسا وہ بولا۔

''وہ کیسے؟'' الویرہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔

''پتہ نہیں......'' اس کی لاعلمی پر وہ حیرت سے اسے دیکھتی بے ساختہ مسکرائی۔

''اب مجھے امید ہے کہ تم گھر ضرور آؤ گی...... ورنہ تو میں یہی سوچ کر شرمسار تھا کہ تم میری وجہ سے گھر آنے سے گریزاں ہو۔''

''تمہیں ایسا نہیں سوچنا چاہیے تھا' غلطی میری ہے کہ میں نے ہی سستی کا مظاہرہ کرکے تمہیں ایسا سوچنے پر مجبور کیا...... میں اب جلد ہی تمہارے گھر آؤں گی' مجھے وہ گھر پہلی نظر میں ہی بہت خوب صورت لگا تھا۔''

''بہت شکریہ یہ تمہارا حسن نظر۔'' وہ سر کو ہلکا سا خم دے کر مسکرایا۔

''اب مجھے اجازت...... پہلے تم اندر جاؤ' اس وقت تمہارا یہاں بیٹھنا مناسب نہیں۔'' اس کی تاکید پر وہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔

''اپنا خیال رکھنا...... شب بخیر۔'' وہ جاتے جاتے بولا' دروازہ لاک کرتی وہ بیڈ پر ونڈو کے قریب آ گئی' پُر سوچ نگاہیں اس پر جمی تھیں جو جلتے نکھرے میدان کی وسعتوں میں دور ہوتا اپنے ہی وجود کی چکا چوند میں اوجھل ہوگیا تھا۔ ایک پُرسکون سانس بھر کر اس نے پردے برابر کردیئے تھے' اپنے اندر کا موسم بھی اسے بہت اجلا اجلا اور اچھا محسوس ہورہا تھا۔

☆

''اس بار رمضان اپنے گھر میں دیکھوں گی اللہ کا جس قدر بھی شکر ادا کروں کم ہے۔'' سلائی مشین ایک طرف ہٹاتیں عذرا قریب بیٹھی رودابہ سے مخاطب تھیں۔

''پہلے روزے پر تم سب یہاں ہوگے' کوئی بہانہ نہیں سنوں گی۔''

''کیوں نہیں خالہ امی' جیسی آپ کی خوشی...... لائیے کرتے میں بٹن میں لگادیتی ہوں۔ ویسے آپ بہت صفائی اور عمدگی سے اپنے کرتے سیتی ہیں۔'' ابھی رودابہ بول ہی رہی تھی کہ یزدان' رباء کا ہاتھ پکڑے کمرے میں داخل ہوا۔

''اس کی انگلی میں چوٹ کیسے لگی؟ بینڈج بھی خون سے تربتر ہورہی ہے۔'' وہ شدید ناراضگی سے استفسار کررہا تھا۔

''پتہ نہیں' کیسے چھری اس کے ہاتھ لگ گئی اور کٹ لگ گیا انگلی میں' میں دوبارہ بینڈج کردیتی ہوں۔''

''رہنے دو' میں کردوں گا بینڈج۔'' یزدان ناگواری سے اسے روکا۔ ''اتنی سی بچی کے ہاتھ میں چھری پہنچ گئی اور تمہیں پتہ ہی نہیں چلا' ہر دوسرے دن اسے کوئی نہ کوئی چوٹ لگ جاتی ہے حد ہوتی ہے لاپروائی کی' یہ نہیں سنبھلتی تم سے تو مجھے دے دو مگر حشر نہ بگاڑو اس معصوم کا۔'' کچھ سخت لہجے میں برہمی کا اظہار کرتا وہ رباء کو واپس اپنے ساتھ لے گیا جبکہ خاموشی سے سب دیکھتیں' سنتیں عذرا کچھ سوچتے ہوئے رودابہ کی طرف متوجہ ہوئیں' جو چپ چاپ اترے چہرے کے ساتھ کرتے کے بٹن ٹانک رہی تھی۔

''رودابہ...... تم محسوس نہ کرنا زیادہ' بچوں کے معاملے میں یہ ایسا ہی حساس ہے' امینہ اور افروز کو بھی بچوں کے پیچھے لتاڑ کر رکھ دیتا ہے' مجال ہے جو وہ دونوں یزدان کے سامنے اپنے بچوں کو سخت ہاتھ بھی لگالیں اور پھر تم جانتی ہو کہ رباء تم سے زیادہ ہمارے گھر کی چہیتی ہے' اس کے معاملے میں تمہاری کوئی کوتاہی تو میں بھی برداشت نہیں کروں گی۔''

''میں جانتی ہوں کہ آپ سب رباء سے کتنا پیار کرتے ہیں اس کے معاملے میں مجھے ٹوکنے کا حق ہے آپ کو اور یہ تو میری خوش نصیبی ہے کہ مجھ سے کوئی باز پرس کرنے والا موجود ہے' رودابہ ممنون سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

☆

ٹی وی اسکرین سے نظر ہٹاتی وہ چونک کر یزدان کی طرف متوجہ ہوئی تھی جو اپنے کمرے سے باہر آرہا تھا۔

''طبیعت ٹھیک ہے تمہاری؟'' فلور کشن پر براجمان ہوتے اس نے پوچھا۔

''ہاں ٹھیک ہوں اب تو مگر یہ آپ ابھی تک کس غم میں جاگ رہے ہیں؟'' صوفے پر سنبھل کر بیٹھتی وہ حیرت سے دیکھتی اسے مسکرانے پر مجبور کرگئی۔

''ضرور کوئی بہت اہم بات ہے' اب جلدی بولیے میں ہمہ تن گوش ہوں۔'' وہ مسکراتے لہجے میں بولی۔

''الویرہ...... میں نے بہت سوچ سمجھ کر جو فیصلہ کیا ہے اب اس سے پیچھے نہیں ہٹنے والا...... مختصر یہ کہ وہ نہیں تو کوئی نہیں والا

معاملہ ہے۔'' یزدان کے قطعی لہجے پر وہ یوں مسکرائی جیسے اس کے دل کی بات پہلے سے از بر ہو۔

''میں جانتا ہوں تم بے خبر نہیں ہوسکتیں' تم نے ہمیشہ بہت ساتھ دیا ہے میرا......اور اب اپنی زندگی کے اہم فیصلے کی تکمیل کے لیے بھی مجھے تمہاری مدد درکار ہے۔''

''آپ کو یہ کہنے کی ضرورت ہی نہیں تھی آپ کی خوشی میں ہم سب کی خوشی ہے' آپ کے لیے جو میں نے پہلے سوچا' وہ آج آپ نے کہہ دیا' یقیناً آپ کا یہ فیصلہ ہر اعتبار سے بہت اچھا ہے۔'' وہ اسے مطمئن کرتی بولی۔

''خالہ امی کی رضامندی سب سے زیادہ اہم ہی میرے لیے ان کو صرف تم رضامند کرسکتی ہو۔''

''میرے خیال میں رودابہ کو کونیس کرنا زیادہ اہم اور مشکل بھی ہے۔'' وہ پُرسوچ لہجے میں بولی۔

''اب ان دونوں خواتین کو قائل کرنا تمہاری ذمہ داری ہے۔'' یزدان بولا۔

''آپ بے فکر ہوجائیں اور یقین رکھیں رودابہ کو مجھ سے پہلے امی ہی راضی کرلیں گی۔'' وہ پُریقین تھی۔

☆

دوپہر ڈھل رہی تھی' فضا میں سورج کی تمازت موجود تھی' سبک روی سے وہ میدان کی نرم مٹی پر قدم بڑھا رہی تھی' دور سے سرخ ڈھلوانی چھت والے گھر اور اس کے آگے بکھرے سبزے کو دیکھ کر کسی نخلستان کا گمان ہو رہا تھا' جنگلے کا دروازہ کھولتی وہ اس گاڑی کی سمت متوجہ ہوکر رک گئی جو اسی سمت آرہی تھی۔ وہ اس پر سے نگاہ نہیں ہٹا سکی تھی' جو ڈرائیونگ سیٹ سے اترتا اسی کی جانب آرہا تھا' بلیک جینز اور نیوی بلیو شرٹ میں اس کا دراز قد بہت نمایاں ہو رہا تھا۔ سن گلاسز آنکھوں سے ہٹاتا وہ لبوں میں دبی مسکراہٹ کے ساتھ اس کے مقابل آ کھڑا ہوا۔

''گلاسز اتارنے کی ضرورت نہیں تھی' بہت جچ رہے تھے۔'' وہ مسکراتے ہوئے لہجے میں بولی۔

''واقعی......! اب تو میں یہ رات میں بھی نہیں ہٹاؤں گا چہرے سے۔'' وہ جس طرح سنجیدگی سے بولتا گلاسز واپس لگا گیا تھا الویرہ حیرت سے اسے دیکھتی اپنی ہنسی نہیں روک سکی تھی مگر اسے روکنی پڑی تھی جب نگاہ گاڑی سے نکلتے اس اجنبی شخص تک گئی۔

''یہ اسفند ہیں میرے دوست......'' کیہان شاید مزید بھی کچھ کہتا مگر اسفند بہت تیزی سے قریب آتا براہ راست الویرہ کو مخاطب کرگیا۔

''کسی تعارف کی ضرورت نہیں' میں آپ کو پہچان گیا ہوں' آپ نہیں جانتیں کہ مجھے آپ سے بہت کچھ کہنا تھا۔''

''اسفند تم آؤ میرے ساتھ۔'' درمیان میں مداخلت کرتے کیہان نے اسے ساتھ لے جانا چاہا مگر وہ فوراً بازو چھڑاتا حیران کھڑی الویرہ کی طرف متوجہ ہوا۔

''دیکھیے محترمہ...... مختصر یہ کہ جب سے آپ میرے دوست سے حادثاتی طور پر ملی ہیں یہ سو فیصد نارمل انسان بن گیا ہے' پہلے یہ ہر وقت کام کو سر پر سوار رکھتا تھا مگر اب آپ ہمہ وقت اس کے سر پر سوار رہنے لگی ہیں۔''

''الویرہ تمہیں اپیا اندر بلا رہی ہیں۔'' کیہان نے بوکھلا کر الویرہ کو ہی وہاں سے غائب کرنا چاہا ورنہ تو وہ چاہتا تھا کہ اسفند کو اٹھا کر کہیں دور پھینک آئے۔

''یہ دیکھیے...... کہاں چراغ لے جا کر ڈھونڈیں گی آپ ایسا انسان جسے جھوٹ بولنا بھی نہ آتا ہو۔ میرے کانوں تک اپیا کی آواز ذرا بھی نہیں پہنچی آپ نے سنی؟'' یک دم اس کے سوال پر وہ جو دنگ اور حیران تھی فوراً نفی میں سر ہلا گئی۔

''سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ آنکھیں بند کرکے یقین کرسکتی ہیں کہ اس کی زندگی میں آپ سے پہلے کسی خاتون کا نزول نہیں ہوا اور آپ کے بعد تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا' مزید اس کی ایک خوبی کے بارے میں جان کر آپ 'ہاں' کہہ دینے میں ذرا دیر نہیں لگائیں گی۔''

''اسفند کیا بولے جارہے ہو' ان کو اندر جانے دو۔'' بمشکل ضبط کرتا وہ پھر مداخلت کرگیا مگر اسفند نے جیسے سنا ہی نہیں تھا۔

''کڑکتی' چلچلاتی دھوپ میں گھنٹوں کھڑے رہنے کے باوجود اسے کوئی فرق نہیں پڑے گا' سورج کی کیا مجال جو اس کے رنگ کو جھلسا دے' پکا ہے' نہ اپنا رنگ بدلتا ہے نہ کسی کا رنگ اس پر چڑھتا ہے......''

''واقعی......!'' الویرہ نے بے حد حیرانگی سے کیہان کو بھی دیکھا۔

''کیا واقعی...... تم اندر چلو......'' اس کے گھر کنے والے انداز پر وہ بمشکل ہنسی روکتی جنگلے کے اندر داخل ہوئی۔

''بس ایک آخری بات سنتی جائیے' کسی بھی شک و شبہات کے بغیر بس آپ مجھ پر یقین رکھ کر اس کے لیے 'ہاں' کہہ دیجیے

گا کیونکہ یہ تو لگا دے گا صدیاں' سو میں ہی اس کی طرف سے آپ کو پروپوزل پیش کررہا ہوں۔'' سبزہ عبور کرتے ہوئے الویرہ نے اس کی اونچی آواز سنی تھی' اسفند کی باتوں سے زیادہ کیہان کی بوکھلاہٹ اور تاثرات اسے ہنسنے پر مجبور کررہے تھے۔

☆

''آخر وہی ہوا جس کا خدشہ تھا' کسی انہونی کے وہم مجھے کچھ دن سے یونہی نہیں ستا رہے تھے....'' عذرا کے بجھے لہجے پر وہ خاموشی سے ان کے چہرے پر لہراتے تاریک سائے دیکھ رہی تھی۔

''میں یہ محسوس کررہی تھی کہ یزدان دن بدن رودابہ اور رباء کے لیے حساس ہوتا جارہا ہے' رودابہ بہت خوب صورت ہے' اس میں کئی خوبیاں ہیں' مجھے یہی ڈر تھا کہ یہ سب کہیں یزدان کو زیر نہ کرڈالے.... میرے خدشے' میرے وہم سب ٹھیک تھے آخر وہی ہوگیا....''

''امی.... آپ کو یہ حقیقت تسلیم کرنی ہوگی کہ یزدان بھائی کو پورا حق ہے اپنی زندگی کے فیصلے کرنے کا' ان کے لیے رودابہ سے زیادہ بہتر شریک حیات کوئی نہیں ہوسکتی۔'' وہ بولی۔

''وہ ایک بچی کی ماں.... بیوہ ہے....'' عذرا سخت برہمی سے یاد دلا رہی تھیں۔

''اگر یہ بیچ قابل اعتراض ہے بھی تو یزدان بھائی کو اس پر اعتراض نہیں۔''

''تم اپنے بارے میں کیوں نہیں سوچتی کہ تمہارا کیا ہوگا؟ میرا دل ڈوبا جارہا ہے اور تم....'' شدید غم و غصے میں عذرا کی آواز گھٹ گئی تھی۔ ''یہ سب تمہارے بار بار کے انکار کا نتیجہ ہے۔''

''میں انکار کے علاوہ کچھ نہیں کرسکتی تھی' یزدان بھائی میں' میں نے اپنے باپ کو دیکھا ہے' وہ نہ ہوتے میرے ساتھ مجھے سہارا دینے کے لیے تو شاید میں زندہ لاش بن چکی ہوتی۔ آپ کی خواہش ایک بار پھر میرے سر سے سائبان چھین لیتی۔'' نم آنکھوں سے اس نے ماں کے چہرے پر پھیلے تفکرات کے جال دیکھے۔

''بہت کچھ کیا ہے انہوں نے آپ کے لیے' آپ کی اولادوں کے لیے' اب ہمارا فرض ہے کہ ان کی اس خواہش کا احترام کریں.... ان کے لیے آپ کی رضامندی اہمیت رکھتی ہے' میرے مستقبل کے بارے میں سوچنے کے لیے یزدان بھائی ہیں' وہ کہہ چکے ہیں کہ میری ذمہ داری سے سبکدوش ہونے کے بعد ہی وہ اپنے لیے کوئی قدم اٹھائیں گے' وہ ایسا نہ بھی کہتے تو بھی مجھے کوئی فکر نہیں کیونکہ مجھے آپ کی دعاؤں پر بہت بھروسہ ہے۔'' عذرا کا ہاتھ تھامے وہ مسکراتے ہوئے دھیمے لہجے میں بولی۔

''رودابہ ہمیں یزدان بھائی سے ہمیشہ جوڑ کر رکھیں گی' رباء کی وجہ سے گھر میں کتنی رونق آجائے گی' بس اب آپ خود رودابہ سے اس سلسلے میں بات کریں' یزدان بھائی کی خاطر ہی سہی....'' اس کے التجائی لہجے اور نظروں پر عذرا خاموش رہیں۔

☆

بھاپ اڑاتی کافی کے مگ تھامے بیٹھی وہ اس کی طرف ہی متوجہ تھی جو روپہلی دودھیا کرنوں کی طرح نمودار ہوتا خراماں خراماں چلا آرہا تھا۔

''لوگوں سے فون پر اخلاقاً کافی کا پوچھ لو تو بھی دوڑے چلے آتے ہیں۔'' مسکراتے لہجے میں وہ اسے سنا رہی تھی جو نیچے والے اسٹیپ پر بیٹھ گیا تھا۔

''کافی تو صرف بہانہ ہے' سوچا اسی بہانے تمہیں منہ دکھانے کا بہانہ مل جائے گا'' مگ اس سے لیتا وہ شرارتی لہجے میں بولا۔

''مجھے لگا تم اپنے بےلگام دوست کی وجہ سے مجھ سے ناراض ہو تو آج خیال آیا کنفرم کروں۔'' وہ مسکراہٹ دبائے بولی۔

''شکر ہے' تین دن گزر جانے کے بعد تمہیں یہ کنفرم کرنا یاد آیا.... ویسے ایسا سوچنا بھی نہیں کہ میں تم سے ناراض ہوسکتا ہوں۔'' سنجیدہ سے انداز میں بولتا وہ کافی کی طرف متوجہ ہوگیا۔

''سنو.... تم وہاں درختوں کے پاس تنہا وقت نہ گزارا کرو....''

''کیوں؟'' الویرہ نے ابرو چڑھا کر اسے دیکھا۔

''تمہاری سکیورٹی کی وجہ سے کہہ رہا ہوں وہاں جنگلی جانور بھی ہوسکتے ہیں جو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور اس لیے بھی کہ میں نہیں چاہتا تم وہاں بیٹھ کر درختوں' پیڑ پودوں سے اپنے دکھ درد شیئر کرو مجھے جیلسی ہوتی ہے ان سے۔'' اس کے سنجیدہ لہجے پر وہ دھیرے سے ہنس دی۔

''جانتی ہو' تمہیں دیکھ کر اندازہ ہوا ہے کہ چھپ کر تنہائی میں رونے والوں کا ہنسنا' مسکرانا بڑا دلکش ہوتا ہے۔''

''مجھے دیکھ کر کیوں....؟ آئینے میں خود کو دیکھ کر یہ اندازہ

"نہیں ہوا کبھی تمہیں؟" اس کے ترنت بولنے پر وہ دھیرے سے بس سر ہلا کر رہ گیا۔

"لوگ مصائب و آلام سے تھکے' اجڑے چہرے نہیں دیکھنا چاہتے کیہان صاحب' ان کو ہنستے مسکراتے چہرے ہی بھلے لگتے ہیں۔"

"ہاں مگر میں نے اس معاملے میں کبھی لوگوں کی پروا نہیں کی' خود پر جبر کر کے مسکرانا بھی کوئی مسکرانا ہوا...... لیکن یہ ضرور ہے کہ ہمدردی اور ترس بھری نگاہوں سے بچنے کے لیے اپنی مشکلوں کو سب سے چھپا کر رکھا۔" وہ بولا۔

"بس یہی بات ہے' مشکلات' پریشانیاں کوئی خاموشی میں چھپا لیتا ہے' کوئی مسکراہٹ میں۔" وہ گہری سانس بھر کر بولی۔

"ایک بہت عجیب بات بتاؤں تمہیں۔" اس کے یک دم کہنے پر وہ چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

"جب پہلی بار تمہیں دیکھا تو یوں لگا جیسے اپنے ہی سائے کو اور وجود کو اپنے سامنے دیکھ رہا ہوں۔ اب بھی تم سے ملتا ہوں تو لگتا ہے' اپنے آپ سے مل رہا ہوں' تمہیں نہیں اپنے ہی عکس کو دیکھ رہا ہوں۔"

"شکر ہے مجھے وائٹ ہونے کا خبط نہیں ورنہ تمہاری یہ بات سن کر خوشی سے پاگل ہو جاتی۔"

"اگر ایسا ہوتا تو ہم دونوں مل کر کچھ ماورائی کرداروں کو مات دے دیتے۔" اس کے شوخ لہجے نے الویرہ کی دھڑکن ایک پل کو روک دی تھی' کہیں نہ کہیں وہ کچھ ایسا ہی اس سے سننے کی توقع شاید رکھتی تھی۔

"کیا ہوا...... چپ کیوں ہو گئیں؟" اس کی خاموشی نے کیہان کو چونکایا۔

"کچھ نہیں...... بس ایسے ہی......" سنجیدہ سی مسکراہٹ کے ساتھ اس نے کیہان کو دیکھا اور پھر دور تک بچھے ریتیلے میدان میں رقص کرتی عجیب پراسراریت کو' فضا خنک سی گھمبیر خاموشی کی چادر اوڑھے ہوئے تھی' ہاتھ بھر کے فاصلے پر وہ مجسم حقیقت سر جھکائے کسی سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔

"کیہان......" اس کی آواز پر وہ یوں متوجہ ہوا جیسے اس کا منتظر تھا۔

"گزرے وقت کے اتار چڑھاؤ میں کبھی محبت کے بارے میں سوچا؟" سوال پوچھتی وہ اس کے تاثرات جانچ رہی تھی۔

"ہاں...... بہت۔" وہ فوراً ہی جس طرح بولا تھا الویرہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنستی چلی گئی تھی۔ کیہان مسکراتی نظروں سے بس اسے دیکھتا رہا۔

"تم نے ثمرین کے بارے میں جو پوچھا تھا یا جاننا چاہا تھا' وہ سب میرے لیے بے معنی ہیں' بے شمار خوبیاں اور حسن و طمطراق کافی نہیں کسی سے محبت ہو جانے کے لیے' بعض اوقات کچھ بھی نہ ہونا بھی کافی ہوتا ہے۔" اس کے بے حد سنجیدہ لہجے پر الویرہ خاموش رہی۔

"میرے ماں باپ حیات ہوتے اور زندگی پہلے کی طرح ہی جنت جیسی ہوتی تو بھی وہ میرے لیے بس ایک قابل عزت کزن ہی ہوتی۔"

"ٹھیک ہے......" وہ گہری سانس بھر کر بولی۔

"اپیا سے مجھے کچھ پتہ چلا تھا تمہارے اور یزدان بھائی کے بارے میں۔" اس کے اچانک کہنے پر الویرہ نے بغور اسے دیکھا۔

"پھر تمہیں یہ بھی پتہ ہونا چاہیے کہ میرے اور یزدان بھائی کے درمیان جو مقدس رشتہ ہے اسے کسی اور رشتے میں ڈھالنا ہم دونوں کے لیے ہی ناممکن ہے' امی بھی یہ بات سمجھ گئی ہیں۔"

"ہاں...... میں یہ بھی جانتا ہوں اور یہ بات میرے حق میں زیادہ بہتر ہے۔" اس کے معنی خیز لہجے پر وہ اس کی جانب دیکھ نہیں سکی۔

"تمہیں کچھ اندازہ ہوا کہ رودابہ کیا سوچ رہی ہیں......؟" اس نے پوچھا۔

"فی الحال تو بہت خاموش اور ڈسٹرب نظر آ رہی ہیں' ان کے گریز کو دیکھتے ہوئے میں بس ایک حد تک ہی یزدان بھائی کے بارے میں بات کر سکتا تھا' میں نے ان سے کہہ دیا ہے کہ جو بہتر لگے وہی کریں' مجھے بس ان کی خوشی عزیز ہے۔"

"دوسری شادی کوئی آسان فیصلہ نہیں' ہمیں چاہیے کہ ان کو وقت دیں' میں دوبارہ اس سلسلے میں رودابہ سے بات کروں گی......" وہ بولی۔ جواباً کیہان نے پُرسوچ انداز میں بس سر ہلایا۔

"ویسے مجھے اس کنویں تک دوبارہ جانا ہے۔" اس کے کہنے پر کیہان نے حیران سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"اس میں جو پھول ہیں مجھے وہ چاہئیں۔"

"تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا' میں ابھی لے آتا ہوں۔"

CamScanner

کیہان کوفوراً اٹھتے دیکھ کروہ ایک پل کودنگ رہ گئی۔
''ہرگز نہیں' اس وقت تو بالکل وہاں مت جانا' مجھے کوئی جلدی نہیں۔'' وہ فوراً روک گئی تھی۔
''ٹھیک ہے' مگر تم وہاں تنہا نہیں جاؤ گی' وہ پھول تمہیں مل جائیں گے۔'' اس کی تاکید پر وہ بس اثبات میں سر ہلاتی اسے دیکھ رہی تھی جو واپس نہیں بیٹھا تھا۔
''ویسے میرے یہاں آنے کا بنیادی مقصد تو تم نے ختم کردیا۔'' ایک نگاہ رسٹ واچ پر ڈالتا وہ خشمگیں لہجے میں بولا۔
''کیسا مقصد......؟'' وہ حیران ہوئی۔
''مجھے یقین تھا کہ اسفند نے جو کچھ تم سے کہا تھا تم اس کی تفتیش مجھ سے کروگی......مگر تم نے تو یہ تک نہیں پوچھا کہ وہ سب سچ تھا یا مذاق......'' اس کے شکوے پر وہ مسکرائی۔
''تو اب پوچھ لیتی ہوں۔''
''وہ سب سچ تھا لیکن اتنا ہی جتنا اسفند جانتا تھا......پورا سچ بتانے کے لیے شاید یہ رات بھی کم رہے گی......'' اس کے گہرے لہجے میں وہ سب کچھ تھا جو الویرہ کی زبان بند کر گیا تھا۔
☆
''بدقسمتی سے آپ ایسے لوگوں کے درمیان رہی ہیں جنہیں آپ کی قدر ہی نہیں تھی' اپنی ماں اور بھائی کو لے کر آپ کہیں بھی چلی جاتیں' کوئی جاب کر لیتیں مگر اس در کی ہو کر نہ رہتیں جہاں رہنا ایک خود ساختہ سزا تھی جو آپ نے خود کو دی' اتنے قابل بھائی اور محبت کرنے والی ماں کے ہوتے ہوئے آپ کو مزید کسی سہارے کی ضرورت نہیں تھی' پھر دوبارہ بھی وہی غلطی دہرائی آپ نے' اپنے بھائی سے زیادہ ان مصنوعی سہاروں پر بھروسہ رہا آپ کو جن کی قلعی آپ نے بھی اترتے دیکھی۔'' شدت تاسف کے ساتھ وہ رودابہ سے مخاطب تھی۔
''کیہان کو زیادہ خوشی تب ہوگی جب آپ اپنے ہنستے بستے گھر میں ہوں گی' کوئی کیا سوچتا ہے' کیا کہتا ہے اس کی پروا مت کریں' آپ کے لیے سب سے اہم کیہان اور رباء ہیں یزدان بھائی کی طرف سے سب مطمئن ہیں' آپ اپنے دل سے پوچھیں' کیا یزدان بھائی بھروسے کے قابل ہیں یا نہیں......؟''
''مجھے صرف ان پر ہی نہیں تم سب پر بھروسہ ہے' مگر دوسری شادی اتنا آسان فیصلہ نہیں......'' رودابہ بے بس لہجے میں بولی۔
''جس قدر سوچیں گی فیصلہ اسی قدر مشکل لگے گا' کوئی اور ہوتا تو شاید میں بھی رباء کی وجہ سے آپ کو دوسری شادی پر غور کرنے کا نہ کہتی......مگر یہاں یزدان بھائی کی بات ہے' ایک بار سارے خدشات دل سے نکال کر یزدان بھائی کے حق میں فیصلہ دیں پھر وہی سب کچھ سنبھالیں گے' ان کو شادی کسی نہ کسی سے تو کرنی تھی' وہ آپ کو فوقیت دے رہے ہیں اس کی کوئی وجہ تو ہوگی' ہمدردی میں تو وہ زندگی کا اتنا اہم فیصلہ نہیں کر سکتے تھے۔'' خاموش ہوتی وہ رودابہ کو دیکھ رہی تھی جو خود بہت کنفیوز کھڑی بس اسے تک رہی تھی' یک دم جانے کیا ہوا کہ بے ساختہ کھلکھلاتے ہوئے اس نے رودابہ کے شانوں کو تھام لیا۔
''مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا کیا کروں کیا نہیں اور تم ہنس رہی ہو......'' ترچھی نظروں سے اسے گھورتے ہوئے رودابہ نے کہا۔
''کچھ سمجھ آئے نہ آئے' ہاں' تو ہم آپ سے کروا کر ہی رہیں گے۔'' رودابہ کا رخسار تھپتھپاتی وہ مزید ہنسی مگر پھر رودابہ کے ساتھ ہی بنگلے کے قریب رکتی گاڑی کی طرف متوجہ ہوئی۔
''ثمرین آ گئی' اب رکو مل کر جانا۔'' رودابہ کی اطلاع نے اسے دنگ کیا۔
''وہ یہاں کیوں آئی ہے؟''
''کافی دن سے مجھے فون پر کہہ رہی تھی کہ کیہان سے کہیں مجھے پک کرنے آئے' گھر آنا چاہتی تھی......کیہان ٹالے جا رہا تھا مگر آج......'' رودابہ بتا رہی تھیں جبکہ وہ بک دک کھڑی اندر آتی ثمرین اور اس کے پیچھے آتے کیہان کو ہی دیکھ رہی تھی۔ قریب آتے ہی وہ جس طرح گرم جوشی سے رودابہ کے گلے لگی تھی' یک دم الویرہ کو شدید کوفت ہونے لگی تھی' بمشکل ہی مسکراہٹ کھینچ کر چہرے پر لاتے ہوئے اس نے ثمرین سے ہاتھ ملایا تھا۔
''میں ابھی جاتی ہوں' بعد میں ضرور آؤں گی۔'' رودابہ کے روکنے پر وہ سلیقے سے انکار کرتی بنگلے کی سمت بڑھ گئی تھی' اپنی طرف متوجہ کیہان پر اس نے ایک سرد نگاہ ضرور ڈالی تھی' یقیناً وہ اس کی بے گانگی' سرد مہری کو محسوس کرتا الجھ گیا تھا۔
☆
اسے واقعی اندازہ نہیں تھا کہ ثمرین نے رودابہ سے کانٹیکٹ کر رکھا ہے' اسے یزدان سے معلوم ہوا کہ ثمرین صرف ملنے کے ارادے سے نہیں آئی بلکہ اس نے رودابہ کے گھر قیام بھی کیا ہے' ایک ہفتے کے قیام کے دوران ثمرین' دو تین بار اس کے گھر

بھی آئی تھی' الویرہ کی یہی کوشش رہی کہ سلام دعا کے بعد زیادہ دیر سامنے نہ رہے' لوگ اس طرح بھی نقاب اور رویے بدلتے ہیں' کوئی اس حد تک بھی دوغلا ہوسکتا ہے' غصہ تھا یا جانے کیا کہ اس نے کیہان کی کالز اور میسج بھی اگنور کردیئے تھے' صرف ثمرین ہی نہیں اس کی باقی دونوں بہنوں کی آمد بھی رودابہ کی طرف ہونے لگی تھی اور ظاہر ہے ان کے ماں باپ نے بھی پھر آنا تھا' رودابہ کی سادگی پر اسے نہ حیرت ہوئی تھی نہ تعجب جب اس نے دونوں ماموں کی فیملیز کو کھانے کی دعوت کی خبر خوشی خوشی سنائی اس کے گھر سے بھی سب کو بلایا مگر الویرہ طبیعت کی خرابی کا بہانہ کر کے جانے سے بچ گئی' اس دعوت میں عذرا نے رودابہ کے ماموں کے کانوں میں یہ بات پہنچادی تھی کہ وہ رودابہ اور یزدان کے معاملے میں زیادہ دیر نہیں لگائیں گی۔

عذرا کی ہدایت پر اس نے اپنی دونوں بہنوں اور ان کے بچوں کو عیدی بھیجنے کی تیاری شروع کردی تھی' رمضان کی آمد آمد تھی اور اسے رمضان سے پہلے ہی عیدی لے کر روانہ ہونا تھا' رمضان کا چاند نظر آنے سے دو دن پہلے رباء کی برتھ ڈے تھی جس کا اہتمام کیہان نے ایک ہوٹل میں کیا تھا' الویرہ کو نہ جانا تھا نہ ہی وہ گئی' طبیعت کی ناسازی ایسا بہانہ تھا کہ رودابہ بھی ناراض نہیں ہونے والی تھی' وہ اریب کے ساتھ گھر پر رہی باقی سب کو کیہان ہی پک کر کے ہوٹل لے گیا تھا۔

اریج کے فون میں اس نے برتھ ڈے کی تصویریں دیکھیں ہر تصویر میں اسے کیہان کے اردگرد ثمرین اور اس کی بہنیں ہی دکھائی دی تھیں' اریج نے بتایا کہ وہاں کیہان کے کچھ دوستوں کی فیملیز بھی تھیں جن میں اسفند اور اس کی ماں' بہنیں بھی شامل تھیں۔ اسے رنگ بدلتے رشتوں میں کوئی دلچسپی نہ تھی' مگر رباء کے لیے وہ بہت خوش تھی' اپنی برتھ ڈے پر وہ ننھی پری خوش دکھائی دے رہی تھی' اس تصویر کو تو الویرہ نے چوم لیا تھا جس میں وہ یزدان کے گلے کا ہار بنی ہوئی تھی۔

اریب کے ہمراہ وہ اپنے پرانے شہر کی فضاؤں میں پہنچی تو ان پر دن گزرنے کا پتہ ہی نہیں چلا' قیام اس کا اپنی خالہ کے گھر رہا جو مستقبل میں اریج کا سسرال بھی بننے والا تھا' جس ہاسپٹل کے اسٹاف کے ساتھ وہ کام کرتی تھی وہ سب دیگر کچھ قریبی فرینڈز' کزنز اور پھر بہنیں' ان سب سے ملنے ملانے میں رمضان کے مقدس دنوں کا آغاز بھی ہوگیا' اریب اپنے دوستوں میں گم رہا' اسے بھی واپسی کی جلدی نہیں تھی' رمضان کا پہلا عشرہ جس دن ختم ہوا اس کے اگلے دن اسے خالہ کے گھر ایک کارڈ اور پھول موصول ہوئے جن کو دیکھ کر اس کی دھڑکنیں ساکت رہ گئی تھیں' ایک پل کو اسے لگا کہ وہ درختوں کے جھنڈ میں اس کنویں کے قریب موجود ہے' جس میں ان پھولوں کو اس نے پہلی بار دیکھا تھا' نرم و نازک ڈالیوں پر سجے سفید چھوٹے چھوٹے خوب صورت پھولوں کو بہت مہارت سے سمیٹ کر بکے کی شکل دی گئی تھی' کیا مسحور کن دلفریب خوشبو تھی ان پھولوں کی' اسے کیہان اپنے اردگرد ہی محسوس ہوا تھا...... دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے "آئی مس یو" کا کارڈ کھولا تھا۔

"خدا جانے کیا ضد ہو چکی ہے تمہیں میرے ساتھ' لیکن پھر بھی امید انتظار میں ہوں کہ تمہیں رحم آ ہی جائے گا آتے آتے۔"

تحریر پڑھتے ہوئے وہ کچھ افسردہ ہوئی تھی' نام لکھنے کی کیہان کو ضرورت نہیں تھی یہ وہ بھی جانتا تھا' اسے لگا تھا کہ آج رات ضرور کیہان فون پر کانٹیکٹ کرے گا' دل پسیج گیا تھا سوچا تھا کہ آج کال ریسیو کرلے گی مگر کیہان کی تو نہیں البتہ اریج کی کال آ گئی تھی اور جو اطلاع اس نے دی وہ الویرہ کو ششدر کر گئی تھی۔

"میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے' رودابہ آپا آپ کے اور کیہان کے بارے میں امی سے بات کررہی تھیں' امی نے ان سے کہا کہ یزدان آ جائے تو اس کے سامنے بات کرتے ہیں۔"

"تو پھر کیا بات ہوئی یزدان بھائی کے سامنے......؟" وہ بے چین ہوئی۔

"امی نے مجھے کچن میں بھیج دیا' کھانا جو پکایا تھا اور ہاں کیہان نے مجھ سے خالہ کے گھر کا ایڈریس پوچھا تھا میں نے وجہ پوچھی تو بولے الویرہ سے پوچھ لی نا...... یہ چکر کیا ہے؟"

"گھر آ کر بتادوں گی بس تم منہ بند رکھنا۔" اس نے گھر کا۔

☾......☆......☾

"ایک ہفتہ گزر چکا ہے تمہیں واپس آئے' دوسرا عشرہ رمضان کا ختم ہوا...... کیا جواب دوں گی رودابہ کو......؟" افطار اور نماز سے فراغت کے بعد عذرا وہی بات نکال بیٹھی تھیں۔

"سوچنے دیں اسے خالہ امی' کبوتر اور کوئل کی جوڑی ہوگی' سوچنا تو پڑے گا۔" یزدان کے مسکراتے لہجے پر اس نے تیوریاں چڑھا کر اسے دیکھا اور پھر خاموشی سے جانے کے لیے اٹھ گئی۔

سیڑھیاں چڑھتی وہ چھت پر آ گئی تھی' سامنے سڑک کے

دونوں جانب میدان روشنیوں سے جگمگا رہے تھے‘ جوق در جوق لوگوں کی آمد سے ہجوم میں اضافہ ہو رہا تھا‘ شور غل اور رونق عروج پر تھی‘ طرح طرح کے اسٹالز کا سلسلہ دور دور تک پھیلا ہوا تھا‘ جب وہ واپس آئی تو یہ سب دیکھ کر حیران رہ گئی تھی‘ ایرج سے پتہ چلا کہ دوسرے عشرے سے ہی یہاں عید کے لیے خصوصی طور پر اسٹالز لگائے گئے ہیں‘ مہندی‘ چوڑیوں سے لے کر کھانے پینے کی اشیاء تک کے اسٹالز موجود تھے‘ اس نے اور ایرج نے بھی اپنے لیے یہاں سے چیزیں خریدی تھیں‘ رودابہ اور رباء کی عیدی کے تمام لوازمات بھی یہیں سے لیے تھے۔ باؤنڈری پر ہاتھ ٹکائے وہ نظروں کے سامنے پھیلی رونقوں کو اپنے اندر بھی اترتا محسوس کر رہی تھی‘ اسے یاد تھا کہ اپنے باپ کی وفات کے بعد ہر تہوار جیسے اس کے لیے ختم ہو گیا تھا‘ ہر سال رمضان کا چاند اسے آبدیدہ کرتا رہا تھا‘ ہر عید پر ماں کی خوشی کے لیے نئے کپڑوں اور چوڑیوں کا اہتمام کرنا اسے بھاری لگتا تھا‘ اس نے کسی مقدس تہوار کی ناقدری بھی نہیں کرنی چاہی تھی بس یہ تھا کہ ہر تہوار کی خوشی پر باپ کی جدائی کا غم حاوی رہتا تھا۔

اس بار وہ عجیب گومگوں کی سی کیفیت میں تھی‘ سب کچھ بدل رہا تھا‘ ایک خواب تھا جو آنکھوں کے سامنے تعبیر کو پہنچ رہا تھا‘ انوکھی خوشیوں کے در وا ہو رہے تھے‘ اس عید پر اسے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں تھی‘ یزدان نے سب سوچ لیا تھا‘ وہ اسے پہلے رخصت کرنا چاہتا تھا تاکہ عذرا ہر طرح سے مطمئن ہو کر رودابہ اور رباء کو ہمیشہ کے لیے اپنے گھر لائیں۔ اسے یقین ہونے لگا تھا کہ عید کا چاند اس کے نصیب کا چاند بن کر آسمان پر نمودار ہونے والا ہے۔

چاند رات پر ان خاموش میدانوں میں میلے کا سا سماں تھا‘ مہندی کے اسٹال پر رباء کی مہندی لگوانے کی باری آئی تو وہ ایرج کو اس کے پاس چھوڑ کر ذرا آگے بڑھ گئی تھی‘ رنگ برنگ چوڑیوں کو دیکھتے ہوئے ایک عجیب احساس کے تحت اس نے اردگرد دیکھا اور پھر نظر اس پر ٹھہر گئی تھی جو اس کے متوجہ ہونے پر اب اسی کی سمت آ رہا تھا‘ پتہ نہیں وہ بہت دن بعد اسے دیکھ رہی تھی یا کوئی اور وجہ تھی جو بھی تھا وہ اپنی نگاہیں اس پر سے نہ ہٹا سکی تھی‘ دھڑکنیں بے ترتیب ہو رہی تھیں۔

بے تحاشہ تیز روشنیوں میں وہ سفید براق لباس میں سب سے الگ اور نمایاں ہی تھا‘ الویرہ جانتی تھی کہ بہت سی نگاہیں اس پر ٹھہر رہی ہوں گی جن کا وہ عادی بھی ہوگا‘ لیکن اس وقت الویرہ کے لیے سب سے اہم‘ سب سے خوش کن احساس یہ تھا کہ اس کی نظروں کا مرکز وہ خود تھی‘ روشن چہرے کے ساتھ وہ اس کے قریب آ گیا تھا۔

”میرے ساتھ آؤ تم.....“ ایک پل کو رک کر وہ بولا جبکہ الویرہ چوڑیاں واپس ان کی جگہ رکھتی اس کی تقلید میں آگے بڑھ گئی۔ درختوں کے جھنڈ تک لوگوں کا شور غل اور روشنیاں پہنچ رہی تھیں لیکن اسٹالز کافی پیچھے رہ گئے تھے۔

”مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ معاملات خراب کہاں سے ہوئے‘ تم اتنا اچانک یہاں سے گئیں اور پھر ایک بار بھی میری کال ریسیو نہیں کی۔ ہمارے درمیان اجنبیت کی دیوار گرے وقت ہی کتنا گزرا تھا جو دوبارہ سے.....“ شدید تاسف سے بات ادھوری چھوڑتا وہ الویرہ کو نظر جھکانے پر مجبور کر گیا تھا۔

”میں تم سے بات کر کے‘ تمہاری اجازت سے اپنے اور تمہارے بارے میں اپیا سے بات کرنا چاہتا تھا مگر.....تم سے رابطہ نہ ہونے پر میں اتنا پریشان ہو گیا کہ اپیا نے خود وجہ پوچھ لی‘ میں ان سے چھپا نہیں سکا‘ اپیا اتنا خوش تھیں کہ یزدان بھائی اور خالہ امی سے بھی بات کر لی‘ مجھے زیادہ صدمہ اس چیز کا ہے کہ اتنے دن گزرنے کے بعد بھی تمہیں یہ سوچنا ہے کہ تم میرے ساتھ زندگی گزار سکتی ہو یا نہیں.....“ وہ اسی تاسف سے بولا۔

”پتہ نہیں کیوں جب جب میں نے چاہا کہ تمہاری کال ریسیو کروں‘ میرے سامنے ثمرین کی شکل آ جاتی تھی۔“ اس کی جانب دیکھے بغیر وہ مدھم لہجے میں بولی۔

”الویرہ.....! تمہیں اس سے کوئی پرابلم نہیں ہونی چاہیے‘ وہ صرف میری کزن ہے اور بھی کچھ نہیں رہا میرے اس کے درمیان۔“

”میں جانتی ہوں تم یہ سچ کہہ رہے ہو..... مگر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ اپنے ماں باپ کی طرح ثمرین کے لیے بھی رودابہ کا ہونا نہ ہونا برابر تھا‘ اس کے نکاح کے دنوں میں رودابہ اس کے آگے پیچھے تھیں مگر وہ ان کو ذرا بھی اہمیت یا توجہ کے قابل نہیں گردان رہی تھی‘ تم سے اس کا رشتہ اس کے ماں باپ نے اپنے تئیں ختم کیا تھا‘ صاف بتانے کی زحمت تک نہیں کی مگر نکاح کسی اور سے کرتے ہوئے کم از کم اسے تو رودابہ کی دلجوئی کرنی چاہیے تھی‘ یہ میں ہی جانتی ہوں کہ رودابہ کس قدر روئی تھیں اس لیے کہ ان کو اپنی مرحوم ماں کی خواہش سے زیادہ ان سب کی بے حسی کا صدمہ تھا۔“ وہ

شدید برہمی سے بولتی رہی تھی۔
"روداب سے زیادہ تمہاری سادگی اور ظرف پر غصہ ہے تم بھی جانتے ہو کہ وہ سب بے حس ہی نہیں مطلب پرست بھی ہیں' یہ یہی لوگ ہیں جو تمہارے یتیم ہو جانے کے بعد تم سے دور ہو گئے لگے تھے' تمہارا سفید ہونا ان کی نظر میں تمہارا عیب بن گیا تھا' وہ اپنے بچوں کو بھی تم سے دور رکھنے لگے تھے مگر حقیقت میں تمہارا عیب یہ تھا کہ وہ سب جان چکے تھے اب تم خالی ہاتھ ہو' تم سے محبت اور رواداری نبھا کر ان کو کچھ حاصل نہیں ہونے والا تھا...... لیکن یہ وہ بھی نہیں جانتے تھے کہ سب کچھ ان کی سوچ کے برعکس ہوا ہے اب ان کو معلوم ہو چکا ہے کہ اس معاشرے میں تمہارا ایک مقام ہے' ایک حیثیت ہے سو اب تمہیں اور روداب کو بہت اہم سمجھا جانے لگا ہے' کیا مجھے روداب سے یہ معلوم نہیں ہو سکتا تھا کہ ثمرین کے ماں باپ اپنی دوسری بیٹی کی شادی تم سے کرنا چاہتے ہیں؟ ایسے خود غرض لوگوں سے میرا دور رہنا ہی بہتر مجھ سے یہ دوغلا پن برداشت نہیں ہوتا' دکھ ہوتا ہے یہ دیکھ کر کہ لوگ ذرا بھی اپنے بدلتے رویوں پر شرمسار نہیں ہوتے۔" خاموش ہوتی وہ ذرا دور لوگوں کی چہل پہل کو دیکھنے لگی جہاں روشنی اتنی تھی کہ اس کے چہرے کے ناگوار تاثرات کیہان سے چھپے نہیں رہ سکے تھے۔
"شکر ہے کوئی میرے حق میں بولنے والا تو ہے دنیا کے سامنے......" اس کے پُرسکون لہجے پر الویرہ نے اسے دیکھا۔
"الویرہ...... یہ دنیا ہے' یہاں سب اپنے اپنے طرف کے مطابق کردار نبھاتے ہیں' ہمیں یہ زیب نہیں دیتا کہ کسی پر خود غرضی یا دوغلا ہونے کی مہر اپنی زبان سے لگائیں' آج اور کل کا فرق مجھے بھی دکھائی دیتا ہے' رویے میں بھی پہچانتا ہوں مگر کوئی میرے گھر کی دہلیز تک آئے گا تو میں اس پر دروازے بند نہیں کروں گا' کوئی آگے بڑھ کر مجھ سے بات کرنا چاہے گا تو میں منہ نہیں پھیروں گا' کسی کے خراب رویے کی وجہ سے اس سے قطع تعلق نہیں کروں گا لیکن ماضی سے جو کچھ سیکھا ہے اس کو یاد رکھتے ہوئے محتاط رہنا اور حد قائم رکھنا ضروری سمجھتا ہوں۔"
"ایسا ہے تو تمہیں پہلی فرصت میں ثمرین کی بہن سے شادی کے لیے راضی ہو جانا چاہیے۔" اس کے نخوت زدہ لہجے نے کیہان کو حیران کیا۔
"مجھے پورا یقین ہے کہ میں بے وقوف نہیں ہوں' تمہیں اپنی زندگی میں شامل کرنا اگر بے وقوفی ہے تو مجھے

آنچل کی جانب سے ایک اور آنچل
ماہنامہ
حجاب کراچی
شائع ہو گیا ہے
ملک کی مشہور معروف قلم کاروں کے سلسلے وار ناول، ناولٹ اور افسانوں سے آراستہ ایک مکمل جریدہ گھر بھر کی دلچسپی صرف ایک ہی رسالے میں موجود جو آپ کی آسودگی کا باعث بنے گا اور وہ صرف "حجاب" آج ہی ہاکر سے کہہ کر اپنی کاپی بک کرالیں۔
اس کے علاوہ
خوب صورت اشعار منتخب غزلوں
اور اقتباسات پر مبنی مستقل سلسلے
اور بہت کچھ آپ کی پسند اور آرا کے مطابق
Infoohijab@gmail.com
info@aanchal.com.pk
کسی بھی قسم کی شکایت کی صورت میں
021-35620771-2
0300-8264242

اس پر کوئی شرمندگی نہیں۔'' اس کے سنجیدہ لہجے پر الویرہ نے بغور اسے دیکھا۔

''پتہ ہے کیا...... وقت نے مجھے بہت حقیقت پسند بنادیا ہے مگر...... تم سے ملنے کے بعد اب خوابوں خیالوں میں رہنا بھی اچھا لگنے لگا ہے' یہ سب بہت عجیب ہے مگر یہ سچ ہے کہ جب جب تم سے ملتا ہوں تو یوں لگتا ہے جیسے چاند' ستارے میرے اردگرد ہی موجود ہیں' سب کچھ مکمل ہے ہمارے درمیان کہیں کچھ کمی نہیں...... تم سے ملنا اس قدر خواب ناک ہے تو تمہارا زندگی بھر کا ساتھ ملنا کس قدر خوب صورت ہوگا مجھے یہ اندازہ ہے...... تمہارے قرب میں خود کو کسی اور ہی دنیا میں محسوس کرتا ہوں' جب کوئی عورت اردگرد سے غافل کردینے کی حد تک اعصاب پر طاری ہوجائے تو پھر اسے اپنی زندگی میں شامل کرلینے میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔'' اس کے گمبھیر سنجیدہ لہجے کو سنتے ہوئے الویرہ کو اپنا چہرہ انگاروں کی طرح دہکتا محسوس ہورہا تھا دھڑکنیں رکنے لگی تھیں جب وہ ذرا اور نزدیک ہوا۔

''میں اب اور انتظار کی اذیت سے نہیں گزر سکتا...... یہ کتنی اہم رات ہے' کل عید کا دن ہوگا جو ہمارے لیے دوہری خوشی کا دن بن سکتا ہے۔ اگر تم میرے رشتے داروں کا غصہ مجھ پر اتارنے کے بجائے مجھ پر نظر کرم کرو۔'' اس کے التجائی لہجے پر الویرہ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔

''وہ تو ہوچکی تم پر...... وہ پھول تمہارے حق میں اچھے ثابت ہوئے تھے۔'' مسکرا کر بولتی وہ سامنے سے ہٹی مگر کیہان سرعت سے اسے واپس سامنے لے آیا۔

''غور سے سن لو' آج ہی اپیا کو تم نے شادی کے لیے رضا مندی دینی ہے۔'' اس کے تنبیہی انداز پر الویرہ کو ہنسی آگئی تھی۔

''اور اگر رضا مندی نہیں دی تو......؟''

''تو پھر سوچ لینا' بہت مشکل میں آجاؤ گی کیونکہ میں تمہاری طرح چند پھولوں سے راضی ہونے والا نہیں۔'' اس کی شوخ مسکراتی نگاہوں اور معنی خیز لہجے پر وہ بری طرح جھینپ کر نظر چراتی سرعت سے دور ہوتی آگے بڑھ گئی۔

''اب کچھ نہیں بولو گی' صرف بھاگنا ہے مجھ سے۔'' اس کے ہمقدم ہوتا وہ دھیرے سے ہنسا اس کی خشمگیں نظروں پر۔

''دیکھو میں پھر تمہیں روکنے کے لیے تمہارا ہاتھ پکڑ سکتا ہوں' مجھے لوگوں کی پروا نہیں......'' اس کی دھمکی پر الویرہ مسکراہٹ نہیں چھپا سکی تھی۔

''مجھے ابھی چوڑیاں لینی ہیں اپنے لیے......'' وہ رکے بغیر بولی۔

''کچھ لینے کی ضرورت نہیں' چوڑیاں وغیرہ سب کچھ تمہارے لیے اپیا ساتھ لے کر اسفند کی بہنوں کے ہمراہ تمہارے گھر پر موجود ہیں لہٰذا تم سیدھا گھر جارہی ہو اور اب خاموشی سے یہ سنو کہ تمہاری بے اعتنائی نے مجھے کتنا بے حال کر رکھا تھا' تم جانتی ہو میں کتنی بار کنویں تک جاکر ان پھولوں سے تمہاری باتیں اور شکایتیں کرتا رہا ہوں؟ رات میں جانے کتنی بار اٹھ کر تمہارے کمرے کی ویران کھڑکی کو تکتا رہا تھا اس امید پر کہ شاید آج تمہارا چہرہ وہاں دکھائی دے جائے شاید کل دیدار ہوجائے' کوئی اس طرح بھی منظر سے غائب ہوکر' سارے رابطے ختم کرکے کسی کو اس طرح زندگی سے بیزار کرسکتا ہے جیسے تم نے مجھے کیا......؟ پہلی بار مجھے احساس ہوا کہ تمہارا میری نظروں کے سامنے رہنا کتنا ضروری ہے......'' روشنیوں اور چاند رات کی گہما گہمی کے درمیان اس کے ہمراہ آگے بڑھتا وہ نان اسٹاپ بول رہا تھا جبکہ الویرہ کے جھلملاتے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوتی جارہی تھی' اتنے شور وغل میں اگر اسے صرف کیہان کی آواز سنائی دے رہی تھی' صرف اس کا چہرہ ہی دکھائی دے رہا تھا تو اب یہ کوئی حیرت انگیز بات نہ تھی۔

''اسفند بالکل غلط کہتا ہے' آخر تم جیسی بے رحم لڑکی سے مجھے محبت ہو بھی کیسے سکتی ہے' لیکن پھر سوچتا ہوں جو لڑکی چند سفید پھولوں سے راضی ہوجائے اس سے محبت کرنے کے سوا کوئی چارہ بھی تو نہیں......'' اس کے پُرشکوہ لہجے پر الویرہ نے بے ساختہ ہنستے ہوئے آسمان کو دیکھا جس کی وسعتوں میں کہیں اوجھل عید کا چاند بھی یقیناً مسکرایا ہوگا اپنی دودھیا کرنوں سے گندھے انسان کے شکوؤں پر جو شاید صدیوں سے الویرہ کے دل کے گوشوں میں ہی کہیں چھپا ہوا تھا' خواب بن کر برسوں سے آنکھوں میں بسا ہوا تھا' جانے کتنی ان گنت تاریک راتوں کے صبر کا حاصل تھا وہ کہ جس کی سنگت میں ہر راستہ روشن اور منور تھا۔